REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO. P.G.D.P.-6.

ہفت روزہ بدر قادیان 143516

جلد ۳۸

شمارہ ۳۹

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وّ انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- عبدالحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرحِ چندہ

سالانہ ۶۰ روپے

ششماہی ۳۰ روپے

ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۲۵۰ روپے

فی پرچہ ایک روپیہ پچیس پیسے۔

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۲۷ صفر ۱۴۱۰ ہجری   ۲۸ تبوک ۱۳۶۸ ہش   ۲۸ ستمبر ۱۹۸۹ء

صد سالہ جوبلی جشنِ تشکر کے موقعہ پر

جماعت احمدیہ سیرالیون کی درخواست پر گورنمنٹ سیرالیون کی طرف سے

ڈاک کی یادگاری ٹکٹ کا اجراء

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی حنیف احمد محمود صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ سیرالیون

۰۰ جون ۱۹۸۹ء کا دن تاریخ احمدیت میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا جبکہ گورنمنٹ سیرالیون نے احمدیہ مسلم جماعت سیرالیون کی درخواست پر صد سالہ جشنِ تشکر کے تاریخی موقعہ پر یادگاری ٹکٹ جاری کیا۔

آج ہر احمدی کا دل خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء کے جذبات سے لبریز ہے کہ اس خدائے عزّ و جل نے جماعت احمدیہ سیرالیون کو صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر یہ یادگاری ٹکٹ جاری کرنے کی توفیق دی۔ اور احباب جماعت کو ان کی زندگیوں میں یہ تاریخی اور مبارک دن دیکھنا نصیب ہوا۔

تاریخ احمدیت میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ کسی ملک کے محکمہ ڈاک نے احمدیت کی کسی تقریب کی یاد میں یادگاری ٹکٹ جاری کیا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ یہ سعادت احمدیہ مسلم جماعت سیرالیون کے حصہ میں آئی۔ جو محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے جو ہمارے نہایت ہی جان سے پیارے آقا سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے نصیب ہوا۔ اس شیریں ثمر کے حصول میں ہمارے قابلِ احترام امیر مولانا خلیل احمد صاحب مبشر کی انتھک کوششوں کا حصہ بھی ہے۔ جنہوں نے اس کے حصول کو یقینی بنانے میں دن رات کوشش کی۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

خدا تعالیٰ کا شکر تشنۂ تکمیل رہ جائے گا اگر خاکسار یہ اعتراف نہ کرے کہ یادگاری ٹکٹ کے روپ میں حاصل ہونے والے اس شیریں ثمر کے حصول میں ہمارے اسلاف کی جانی و مالی قربانیوں اور دعاؤں کے علاوہ اسیرانِ راہِ مولیٰ کی خدا تعالیٰ کے حضور دن رات بلکتی ہوئی آہوں کا دخل بھی ضرور ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے آسانی کی راہیں کھولے اور جلد قید و بند کی صعوبتوں سے نجات دے۔ آمین۔

تقریب کا اہتمام

اس رنگ برنگ تاریخی تقریب کا اہتمام مین پوسٹ آفس فری ٹاؤن کے ہال میں کیا گیا تھا جہاں پولیس کا بینڈ صبح آٹھ بجے سے ہی اپنی سُریلی سازوں سے عوام کی کشش کا موجب بنا رہا۔ اور ہر گزرنے والے کو تقریب کی وجہ تسمیہ کا استفسار کرنے کی دعوت دیتا رہا۔ چونکہ پوسٹ آفس فری ٹاؤن کی سب سے پُر رونق سڑک پر واقع ہے جہاں ہر وقت گہما گہمی رہتی ہے۔ چنانچہ یہ تقریب اس طرح ہزارہا لوگوں تک پیغام احمدیت پہنچانے کا موجب بنی۔ اس تقریب کی اہم بات یہ تھی کہ گورنمنٹ نے اس کو اپنی تقریب قرار دے دیا تھا۔ اور اس تقریب میں استعمال ہونے والا فرنیچر "اسٹیٹ ہاؤس" سے مہیا کیا گیا تھا۔ احمدیہ مسلم سیکنڈری اسکول فری ٹاؤن کے طلبہ نے دورانِ تقریب اُن ممالک کے جھنڈوں کو تھام رکھا تھا جن میں احمدیت اپنے پاؤں مضبوطی سے جما چکی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ طلبہ جن کی تعداد ۳۰۰ کے قریب تھی بار بار احمدیہ نغمہ

AHMADIYYA CAME TO SERVE, TO SERVE FOR EVER.

سُریلی آواز میں پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کرتے رہے۔ جس نے احمدیت کو ایک نئی شان اور رُعب و دبدبہ عطا کیا۔ اور احمدیت کے نام کی پوسٹ آفس کے اندر اور باہر خوب تشہیر ہوئی۔

تقریب کے دوران پوسٹ آفس حسبِ معمول فنکشن کرتا رہا جہاں اس دوران ہزاروں افراد نے اندر داخل ہوکر ٹکٹوں کی خرید و فروخت کی۔ اندر آتے اور باہر جاتے ہماری تقریب کو غور سے دیکھا اور سُنا۔ تقریب میں شمولیت

(باقی مسلسل صفحہ ۲ پر)

اخبارِ احمدیہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت ٹھیک ہے۔ الحمد للہ۔

جشنِ تشکر کے سلسلہ میں حضور انور ہنوز مختلف ممالک کے دورے پر ہیں۔ احبابِ کرام دل و جان سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور معجزانہ فائز المرامی کے لئے خصوصی دعائیں جاری رکھیں۔

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح دسمبر ۱۳۶۸ ہش / ۱۹۸۹ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منظور شدہ پروگرام صد سالہ احمدیہ جشنِ تشکر کے تحت اس سال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۸ ہش / ۱۹۸۹ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ یہ چونکہ صد سالہ جشنِ تشکر کا سال ہے اس لئے احباب زیادہ سے زیادہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان میں شریک ہوکر اس کی روحانی برکات سے مستفید ہوں۔

اللہ تعالیٰ سب کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر محلہ احمدیہ قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان۔

اختیار کرنے والوں میں پارلیمنٹرینز۔ سفراء۔ مختلف محکموں کے آفیسرز اور سرکردہ لوگ شامل تھے۔ جن میں الحاج مصطفٰے سنوسی سابق نائب وزیر اعظم حال صدر مسلم کانگریس شامل تھے۔

پوسٹ آفس کے ورکرز کا بیان ہے کہ پوسٹ آفس میں ٹکٹوں کے اجراء پر ہونے والی تقاریب میں سے یہ تقریب اپنی شان میں اپنی مثال آپ ہے۔ دورانِ تقریب پوسٹ آفس کی عمارت میں پہلی دفعہ اللہ اکبر کی صدائیں احمدیت کے ذریعہ بلند ہوئیں۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

تقریب کا آغاز :-

تقریب میں صدارت کے فرائض مسٹر ماطوری چیف سیکرٹری وزارتِ مواصلات (SENIOR PERMANENT SECT. MINISTRY OF TRANSPORT AND COMMUNICATIONS.) نے ادا کئے۔ تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو محترم برادرم عبدالسلام صاحب نے ادا کی۔ تلاوت کے بعد پوسٹل سروسز ڈیپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر MR. K. K. DRAMMY جن کے سر اس ٹکٹ کی اجراء کی کامیابی کا سہرا ہے۔ نے مہمانِ خصوصی کا حاضرین سے تعارف کروایا۔ بعدہٗ مہمانِ خصوصی چیف سیکرٹری نے اپنے ریمارکس میں تقریب کی اہمیت بیان کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی طبی و تعلیمی اداروں کا ذکر کیا اور خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ آج سو سال پورا ہونے پر گورنمنٹ کی طرف سے یادگاری ٹکٹ اس بات کی علامت ہے کہ گورنمنٹ جماعتِ احمدیہ کو قدر کی نگاہوں سے دیکھتی ہے۔ اور یہ ٹکٹ جماعتِ احمدیہ کی ۵۲ سالہ خدمات کا صلہ ہے اور اس صورت میں ہم مشن کی خوشی میں شامل ہو رہے ہیں۔

آپ نے مزید کہا کہ جماعتِ احمدیہ جب دوسری جوبلی منا رہی ہوگی اس وقت نہ معلوم کتنے ممالک جماعتِ احمدیہ کی خدمات کو قدر کی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے یادگاری ٹکٹیں جاری کریں گے۔

چیف سیکرٹری کی تقریر کے بعد محترم امیر صاحب نے اپنے KEY NOTE میں جماعتِ احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کی بیک گراؤنڈ بیان کی۔ احمدیت کی تاریخ کا اجمالی ذکر پیش کرتے ہوئے سیرالیون کے علمی اور دینی میدانوں میں احمدیت کی کوششوں اور کامیابیوں کا تفصیل سے ذکر کیا اور بتایا کہ اس سال ہم جماعتی ترقی کے حسین اور سنہری دور سے گزرتے ہوئے صد سالہ جشنِ تشکر منانے کی توفیق پا رہے ہیں۔ اور ہماری روح کا ذرہ ذرہ حمدِ الٰہی پر مشتمل سُریلے نغمے گانے میں مصروف ہے۔ ایک بیج تھا جو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود کے ذریعہ آج سے ایک سو سال قبل بویا گیا۔ اور اس ننھے سے درخت کو آج ہم اپنے سامنے پھلوں سے لدا ہوا تناور درخت دیکھ رہے ہیں۔ جس کو جڑ سے اُکھیڑ پھینکنے کے لئے کئی آندھیاں چلیں۔ کئی طوفان برپا ہوئے اور سیلاب آئے مگر اس کو نقصان پہنچانے کی بجائے خود ہی نقصان کا نشانہ بن گئے ــــ !!

محترم مولانا خلیل مبشّر صاحب نے واشگاف الفاظ میں اعلان کیا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے گئے تمام خدائی وعدے آج ہم اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ آپ نے خصوصًا الہام ــ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کا ذکر کرتے ہوئے ان ملکوں کی تعداد بتلائی جہاں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ آخر میں آنمحترم نے وزیرِ مملکت وزارتِ مواصلات۔ ڈائریکٹر اور صدرِ مملکت کا خصوصیت کے ساتھ شکریہ ادا کیا جنہوں نے ہمارے ساتھ پورا تعاون کیا اور اس تاریخی کامیابی کو ممکن بنایا۔

تقریب کے اخیر میں مسٹر ایم۔ پی بائیو سیکرٹری جنرل احمدیہ مشن نے مہمانِ خصوصی اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ مسٹر ورامی ڈائریکٹر محکمہ ڈاک ہمارے بہت ہی شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے ہمارے ساتھ بہت تعاون کیا۔ تقریب کو کامیاب بنانے میں ہمیں گائیڈ لائن دی ــــ

ووٹ آف تھینکس کے بعد مہمانِ خصوصی مسٹر ماطوری نے سب سے پہلی ٹکٹ خرید کر ٹکٹ کی خریداری کا افتتاح کیا۔ جس کے بعد ایک انبوہ کثیر نے قطار میں کھڑے ہو کر ٹکٹیں خریدیں۔ اس کے ساتھ ساتھ تمام مہمانوں کی ٹھنڈے مشروبات، کیک وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ اور ساتھ ساتھ انگریزی زبان میں طبع شدہ لٹریچر مہمانوں میں تقسیم کیا گیا۔ اور اُن کو کتب کا تعارف اور احمدیت کا تعارف بھی اپنی موجودہ پر کروایا گیا۔ کتب کی تقسیم کے فرائض خاکسار مولوی حنیف احمد محمود نے ادا کئے۔

اظہار تشکر

اس تقریب کے تمام انتظامات کو کامیاب بنانے میں مسٹر ایم۔ پی۔ بائیو پرنسپل احمدیہ اسکول انٹی مارن۔ مسٹر لطیف احمد پرنسپل احمدیہ اسکول بلامہ۔ مسٹر اے۔ آر فوزی صاحب ٹیچر احمدیہ اسکول فری ٹاؤن۔ اور برادرم مولوی افتخار احمد صاحب گوندل کا بہت زیادہ حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر دے اور پہلے سے زیادہ خدمات کی توفیق دے۔ آمین ؂

انجینئر کی فوری ضرورت ہے

صدر انجمن احمدیہ قادیان کو عمارتوں کی تعمیر کا تجربہ رکھنے والے B.E. کا کورس پاس کردہ ایک انجینئر کی فوری ضرورت ہے۔ اپنے کوائف امیر / صدر صاحب جماعت کی سفارش کے ساتھ نظارت علیا کو بھجوا کر خط و کتابت کریں۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کا ایک نادر موقعہ ہے امید ہے احباب اس سے استفادہ کرنے کی کوشش کریں گے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

مَنقُولات

مولانا چنیوٹی ایک خاتون کو سربراہِ حکومت تسلیم نہ کرکے آئین سے انحراف کر رہے ہیں

آئین فرد کے دینی معاملات میں مداخلت نہیں کرتا۔ جماعت احمدیہ کے ترجمان کا جواب

لندن (پ ر) جماعتِ احمدیہ کے ترجمان رشید احمد چوہدری نے مولانا منظور چنیوٹی کے بیان "احمدی خود کو دستورِ پاکستان کے مطابق غیر مسلم تصور نہیں کرتے" پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ایک طرف تو مولانا چنیوٹی جماعتِ احمدیہ کو باغی قرار دے رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ "یا تو پاکستان کے دستور کے مطابق اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرلیں یا پھر کسی اور ملک میں جاکر آباد ہو جائیں"۔ دوسری طرف خود ایک خاتون کو سربراہِ حکومت تسلیم نہ کرنے کا اعلان کرکے واضح طور پر آئین کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ جہاں تک پاکستان کا سوال ہے یہ بات کسی سے مخفی نہیں کہ جب مولوی حضرات اور جماعتِ احرار پاکستان کے قیام کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے تھے، جماعتِ احمدیہ پاکستان کے حصول میں کوشاں تھی۔ رشید احمد چوہدری نے کہا کہ جہاں تک آئین کا سوال ہے مولانا چنیوٹی کو معلوم ہونا چاہیئے کہ دینی معاملات میں آئین کو دخل دینے کا حق حاصل نہیں۔ اور نہ ہی وہ انسانی حقوق میں دخل اندازی کر سکتا ہے۔ اگر کسی ملک کا آئین ایسا کرنا شروع کر دے تو وہ آئین کہلانے کا حقدار نہیں ہوتا۔ رشید احمد چوہدری نے کہا کہ اگر کل کو کسی ملک کا قانون یہ کہدے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرو تو کیا مولانا چنیوٹی ایسا کرنے کے لئے تیار ہیں! انہوں نے مزید کہا کہ اگر مولانا منظور چنیوٹی کو اسمبلی میں پاس شدہ فیصلوں کی پابندی اتنی ہی ضروری سمجھتے ہیں تو وہ پنجاب اسمبلی جس کے وہ خود ممبر ہیں کیا ان کو گمراہ قرار دیا گیا تھا۔ اور انہیں فتویٰ فروش مُلّاں اور بلیک میلر کا خطاب دیا گیا تھا۔

(اخبار نیشن ملّت لندن ۹/۱۰ ستمبر ۱۹۸۹ء)

مولانا چنیوٹی کو مباہلے کا جواب بھیجا جا چکا ہے۔ رشید چوہدری

لندن (پ ر) جماعت احمدیہ کے پریس سیکرٹری رشید احمد چوہدری نے ایک تحریری بیان میں مولانا منظور احمد چنیوٹی کے بیان کا جواب دیا جو جنگ لندن میں ۱۵ر اگست کو شائع ہوا ہے۔ اور جس میں مولانا چنیوٹی کی جانب سے جماعتِ احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد کو مباہلے کے اپنے چیلنج کی یاد دہانی کرائی ہے۔ جناب رشید احمد چوہدری نے کہا ہے کہ مولانا چنیوٹی کے چیلنج دینے کے بعد جو واقعات ظہور پذیر ہوئے ہیں وہ بذاتِ خود اس چیلنج کا جواب ہیں۔ لیکن اگر صرف ظاہری جواب ہی مطلوب ہے تو ہم ان سطور کے ذریعہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ مولانا چنیوٹی کو بذریعہ رجسٹری نمبر 191145 مورخہ ۲ر نومبر ۱۹۸۸ء کو جواب بھیجا جا چکا ہے۔ اس لئے مولانا چنیوٹی کا یہ کہنا کہ جواب نہیں ملا سراسر جھوٹ ہے۔ جناب رشید احمد چوہدری نے مزید کہا کہ جماعتِ احمدیہ کو دن بدن فروغ حاصل ہو رہا ہے جو مولانا چنیوٹی کو ان کے مباہلے کے چیلنج کا جواب دینے کے لئے کافی ہے۔

(روزنامہ جنگ لندن۔ ۲۴ر اگست ۱۹۸۹ء)

توحیدِ خالص ہی ہے جو تقویٰ کے تمام مضامین پر حاوی ہے

جماعت احمدیہ ہر غیر اللہ کے سامنے سر جھکانے سے انکار کر چکی ہے

خُدا کا نقش دل پر جمانے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو سمجھ کر اسکی پیروی کرنی ہوگی

دُنیا کو امتِ واحدہ بنانا ہے تو اپنے دل سے نقشِ دوئی کو مٹانا ہوگا

۱۱ اگست ۱۹۸۹ء کے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے فرمودہ خطبہ جمعہ کا خلاصہ بمقام اسلام آباد یو کے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جماعت احمدیہ جس دوسری صدی میں داخل ہوئی ہے یہ اُس کا پہلا سال گذر رہا ہے اور جماعت کی دوسری صدی کا ایک لمبا سفر کھلا پڑا ہے۔ چونکہ یہ جلسہ سالانہ ایک پہلو سے خاص اہمیت رکھتا ہے اس لئے میں نے اس خطبہ کے موضوع کے طور پر تقویٰ کو چنا ہے تقویٰ کا مضمون میں نے اس لئے چُنا ہے کہ قرآن کریم سفر پر زادِ راہ ساتھ لے کر چلنے کی ہدایت فرماتا ہے۔ اور بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے

پس چونکہ ہم نے اور ہماری نسلوں نے اس صدی میں لمبے سفر کرنے ہیں اور بہت سی منازل سر کرنی ہیں۔ اس لئے اس موقعہ پر میں جماعت کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرا دینا چاہتا ہوں کہ تقویٰ کی زادِ راہ کے سوا ہم ایک قدم بھی منزل کی طرف نہیں بڑھ سکتے۔

حضور انور نے مختلف قسم کے زادِ راہ بیان کرتے ہوئے فرمایا تقویٰ کا زادِ راہ تمام قسم کی ضرورتوں پر حاوی ہے اور اس کے بغیر ہم ایک سانس بھی نہیں لے سکتے۔ یہ مضمون بہت ہی وسیع ہے لیکن آج میں اس پہلو سے تقویٰ کا مضمون آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ تقویٰ اور توحید ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اور توحیدِ خالص ہی ہے جو تقویٰ کے تمام مضامین پر حاوی ہے۔ پس توحیدِ خالص کے تمام تقاضے ایسے یہ صدی ہمارے سامنے کھڑی ہے اور ساری دنیا میں جب ہم اسلام کے غلبہ کا نام لیتے ہیں تو در حقیقت ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم توحید خالص کو تمام دنیا میں غالب کریں گے

حضور نے فرمایا آج کے خطبہ کے لئے میں نے اس کا ایک ایسا پہلو اختیار کیا ہے جس کی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے نشاندہی فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں ؎

چاہیئے تجھکو مٹانا قلب سے نقشِ دوئی
سر جھکا بس مالکِ ارض وسما کے سامنے

تقویٰ یا توحید کا یہ پہلو آپ نے بہت کم سنا یا پڑھا ہوگا لیکن صرف ایک شعر میں آپ نے اس مضمون کو بڑی عمدگی کے ساتھ کھول کر بیان فرما دیا۔

حضور نے فرمایا توحید سے مراد یہ نہیں ہے کہ ہم یہ دعویٰ کریں کہ خدا ایک ہے بلکہ جب تک قلب پر نقش توحید ثبت نہ ہو جائے اس وقت تک زبان سے توحید کا دعویٰ کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ اور وہ قومیں جنہوں نے تمام دنیا میں توحید کے غلبہ کا عزم باندھا ہو اور یہ فیصلہ کیا ہو کہ وہ دنیا کے کونے کونے میں خدا کی وحدت کے جھنڈے گاڑ دیں گے۔ ان قوموں کا یہ دعویٰ کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ جب تک وہ خود موحد نہ بن چکی ہوں۔ موحد بننے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ نسخہ ایسا ہے کہ اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔

حضور نے نقش دوئی کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ توحید خالص یہ ہے کہ زمین کی طاقتوں کو خدا کی آسمانی طاقتوں سے جدا نہ سمجھا جائے اور سر جھکانے کے لئے الگ الگ دو آسمان نہ ہوں بلکہ نقش دوئی کو مٹانے کے لئے زمین و آسمان کے فرق کو مٹانا ہوگا۔ نقش دوئی کو مٹانے کا پہلا قدم آسمان اور زمین میں خدائے واحد کی حاکمیت کو تسلیم کرنا اور اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا ہے۔ یہی وہ پہلی جدوجہد ہے۔ جو جماعت احمدیہ کو اپنے نفسوں سے شروع کرنی ہوگی جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے یہ اللہ کے فضل کے ساتھ توحید خالص پر قائم ہے پاکستان میں گزرنے والے حالات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جماعت احمدیہ نہ صرف اس مضمون کو سمجھتی ہے بلکہ ہر غیر اللہ کے سامنے سر جھکانے سے انکار کر چکی ہے اور جماعت کو اس انکار کی بڑی بھاری دنیوی قیمتیں ادا کرنی پڑی ہیں۔ اور آج بھی ادا کرتی چلی جارہی ہے۔ اس پہلو سے جماعت احمدیہ کے سوا آپ کو کوئی ایسی جماعت نہیں دکھائی دے گی۔ جو توحید خالص پر عمل پیرا ہونے کی قیمت ادا کر رہی ہو۔

پس ہماری دوسری صدی کا یہ آغاز ہے اور میری تمنا ہے کہ ہماری صدی کا انجام بھی یہی ہو اور آغاز سے انجام تک جماعت نقش دوئی کو مٹانے والی اور توحیدِ خالص پر قائم ہو۔

حضور انور نے فرمایا انسان جب اپنے نفس کا بغور جائزہ لیتا ہے تو پھر بعض ایسے ہلکے نقش بھی دکھائی دیتے ہیں جن میں دوئی کے نشان ملتے ہیں۔ نقشِ دوئی مٹانے کا صرف یہ مطلب نہیں ہے کہ جب کھلم کھلا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ سے تعلق توڑنے پر مجبور کیا جائے تو ہر قربانی دے کر بھی اس تعلق کو قائم رکھا جائے بلکہ اس کے کئی اور پہلو بھی ہیں جن میں جماعت میں یکسانیت نہیں ہے۔

حضور نے فرمایا اس سے میری مراد یہ ہے کہ جب آپ اپنے دل کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ جہاں آپ نے زندگی کے بعض اہم فیصلے کرنے ہوتے ہیں وہاں کیا توحیدِ خالص آپ کے فیصلے پر نگران ہوتی ہے یا آپ کی غیر اللہ سے متاثر ہونے والی تمنائیں آپ کے فیصلوں پر حکمران ہو جایا کرتی ہیں اس کا جائزہ لیتے وقت انسان کو بعض اوقات یہ محسوس ہونے لگتا ہے کہ شاید دنیا میں کوئی بھی موحد خالص نہیں ہے۔ چھوٹے چھوٹے بُت ہر انسان کے سینے میں بسے ہوئے ہیں۔ غیر اللہ کا خوف توحید خالص کے خلاف ہے اور اس کے غلبہ سے انسان کی زندگی پر شرک کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ دنیا کی بہت سی قومیں شرک کے مخفی بتوں کی وجہ سے ہی سچائی سے محروم رہیں اور اس نقشِ دوئی کو نہ مٹانے کی وجہ سے ہدایت سے محروم رہیں۔ اسی لئے قرآن کریم نے آغاز میں ہی فرما دیا کہ تقویٰ کے بغیر قرآن کریم کسی کے لئے کوئی ہدایت مہیا نہیں کر سکتا۔ یہ متقی وہی ہوتے ہیں جن کے دل سے نقشِ دوئی مٹ جاتے ہیں۔ ایسے لوگ اسلام سے باہر بھی بکثرت ملتے ہیں بلکہ بعض غیر مسلم قوموں کے دل میں توحید موجود ہے اور بہت کم نقش دوئی رہ گئے ہیں۔ ایسی قومیں دراصل اسلام کی راہ دیکھ رہی ہیں۔ اسلام کا رنگ چڑھنے کی دیر ہے اور وہ کامل مسلمان کے طور پر دنیا میں ظاہر ہونے والی ہیں۔

پس توحید خالص پر صرف

اسلام کی اجارہ داری نہیں بلکہ مسلمان ممالک کے جائزہ سے آپ کو یہ شدید دھچکا لگے گا کہ ان کی اکثر آبادیاں توحید خالص سے عارفی ہیں۔ دنیا کے بہت سے بُت ان کے فیصلوں پر اثر انداز ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ان کے ہر ایک فیصلے خدا کے خاطر نہیں بلکہ دنیاطلبی کی خاطر ہوتے ہیں۔

حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس شعر کے ذریعہ ہمیں یہ بتایا ہے کہ ہمیں مسلسل اپنے دل پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے تاکہ غیر اللہ کے نقش اور پرانے کوئی نقش اس پر جم نہ جائیں۔ اگر اس پہلو سے آپ اپنے دل کا جائزہ لیں تو ہر ایک کو ضرور کوئی نہ کوئی نقش دوئی دکھائی دینے لگے گا۔ صرف وہی لوگ اپنے دل کو نقش دوئی سے پاک کہہ سکتے ہیں جن کو خدا اس بات کی خبر دے۔ اگر ایسا نہیں تو پھر وہ بے وقوف اور دھندلائی ہوئی نظر رکھنے والے ایسے لوگ ہیں جن کو خود اپنے دل کی بھی خبر نہیں۔

نقش دُوئی مٹتے مٹتے بہت وقت لگا کرتا ہے۔ اس لئے خدا سے علم پانے کے بغیر کسی کا توحید خالص پر قائم ہونے کا دعویٰ سراسر جھوٹ ہے اور تکبر ہے۔ سوا اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ اس لئے توحید خالص کی خاطر قربانیاں دینے کے خیال سے ہرگز کسی غلط فہمی میں مبتلاء نہ ہوں، احمدیوں کی بھاری اکثریت جب تک اپنے دلوں سے نقش دُوئی کو مٹانے پر متحد نہ ہو جائے اس وقت تک ہم اس عظیم مقصد کو حاصل کرنے کے اہل نہیں بن سکتے کہ تمام دنیا میں خدا تعالیٰ کی توحید کو قائم کریں۔

حضور نے فرمایا کہ نقش دُوئی کو مٹانے کا ایک اور پہلو ظاہر اور باطن کا ایک ہونا ہے۔ یہ مضمون بڑی توجہ کا محتاج ہے۔ کیونکہ ظاہر اور باطن کا ایک کرنا بعض دفعہ اچھا بھی ہو سکتا ہے اور بعض دفعہ غلط بھی اسلئے ظاہر و باطن کے ایک ہونے کا دعویٰ کافی نہیں۔ اسے دینی اصطلاح میں سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان پہلے خدا کے تصور کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کے مضمون کو سمجھے۔ جب آپ خالص خدا کے ہو جائیں تو پھر اللہ کا نقش دل میں جمانا شروع کریں۔ پھر اسے ظاہر و باطن کے ایک کرنے میں تبدیل کیا جائے۔ جن دلوں پر خدا کے نقش جم جاتے ہیں تو خدا انسان کی اداؤں میں ظاہر ہونا شروع ہو جاتا ہے اس کی بول چال میں خدا کی ادائیں آجاتی ہیں۔ اور یہ وہ مضمون ہے جو اندر سے پھوٹ رہا ہوتا ہے اور انسان کے ظاہر کو اندر کے مطابق بنا رہا ہوتا ہے

حضور نے فرمایا۔ کوشش سے بنائے جانے والے حسن کا نقش اگر دل میں جمے تو کوئی پاک تبدیلی دل میں پیدا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہ ایک ظاہری حسن اور ایک سطحی چیز ہے جو دل کی سطح پر تو قائم ہو سکتی ہے لیکن اس کے اندر حسین اور گہرا نقش بن کر جم نہیں سکتی اس پہلو سے یاد رکھیں کہ نقش دوئی کو مٹانے کا جہاد دل سے شروع ہو گا۔ اور دل میں خدا کے نقش جمانے پڑیں گے۔

قرآن نے کسی شئے کا تصور دل میں جمانے کا کوئی مضمون نہیں باندھا۔ حتیٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کامل طور پر مظہر خدا بتاتے ہوئے بھی آپؐ کی پیروی کی تلقین تو فرمائی لیکن آپ کا نقش دل میں جمانے کا کوئی مضمون قرآن کریم میں نہیں ہوا۔ سچی پیروی اور بات ہے اس کا دل میں نقش جمانے سے تعلق نہیں ہے۔ بلکہ سچی پیروی کا مضمون بتا رہا ہے کہ خدا کے سوا کسی کا نقش دل پر نہیں جمانا کہ مشرکانہ بات ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

پس خدا کا نقش اپنے دل پر جمائیں جس کا ذکر صفات باری تعالیٰ کے بیان کی شکل میں قرآن میں ملتا ہے۔ یہ مضمون اگرچہ بڑا وسیع ہے لیکن ہر انسان اپنی توفیق کے مطابق روزانہ اس پر عمل کر سکتا ہے کیونکہ ہر روز خدا کی طرف سفر ہوتا ہے اور اس کے نتیجہ میں خدا آپ کے قریب ہوتا چلا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ آپ کی منزلیں چھوٹی ہوتی جاتی ہیں۔

پس چاہئے خدا کے عرفان کا مضمون ہو یا اس کی صفات کو اپنانے کا، جب آپ خدا کی طرف قدم اٹھانے کی کوشش کریں گے تو اللہ خود آپ کی کوششوں کو آسان فرما دے گا وہ خود آپ کی طرف جھک جائیگا اور اس کے نقش آپ کے دل پر جمنے لگیں گے۔

پس توحید خالص کا قیام صرف زبان سے نہیں ہو گا۔ اسے باریکی سے سمجھنے کے بعد روزانہ اپنے دل پر جاری کرنے سے ہو گا لیکن خدائی صفات کے ظہور کے مضمون کو سمجھنے کے لئے آپ کو لازماً سیرت کا مضمون پڑھنا ہوگا کہ کن حالات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دینی غیرت کے نتیجہ میں بخشش سے کام نہیں لیا اور کن مواقع پر آپؐ نے سنگین ترین حالات کے باوجود بخشش سے کام لیا۔ اس مضمون کو سمجھنا ہر انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آئینہ میں اس مضمون کو دیکھے اور سمجھنے کی کوشش کرے۔

حضور نے اس مضمون کو سمجھانے کے لئے آنحضورؐ کی سیرت کے بعض پہلو بیان فرمائے اور فرمایا کہ وہ چیزیں جن میں خدا نے بخشش کی اجازت نہیں دی وہاں بخشش نہیں فرمایا کرتے تھے اور وہ مقامات جہاں خدا کی طرف سے بخشش کی اجازت ہے۔ وہاں آپؐ سے بڑھ کر بخشنے والا دنیا میں آپ کو کوئی اور دکھائی نہیں دیگا پس نقش دوئی کو مٹانے کے لئے آپ کو خدا کا نقش دل پر جمانا ہو گا۔ اور خدا کا نقش دل پر جمانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو سمجھ کر اس کی پیروی کرنی ہوگی آپ کو نقش جمانے کے مضمون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھنا ہے۔ جب یہ نقش آپ کے دل میں جمے گا تو خود بخود یہ آپ کے کردار میں ظاہر ہونا شروع ہو گا۔

حضور نے فرمایا اکثر احمدی چونکہ تیسری دنیا سے تعلق رکھتے ہیں جس میں قسم قسم کی بیماریاں اور بد اخلاقیاں راہ پکڑ چکی ہیں جس کی وجہ سے آپ کا ماحول اسلامی نہیں رہا اس لئے غیر معمولی طور پر آپکو اپنی حفاظت کرنی پڑے گی اور اس کے لئے آپکو خالصۃً اللہ کی صفات کو اپنے دل پہ نقش کرنا پڑے گا۔ اس کے بعد پھر اس کی صفات خود بخود آپ کے اندر سے پھوٹیں گی

پس جماعت کو اس صدی میں مسلسل اپنے دل سے نقشِ دوئی کو مٹانے کی جدوجہد کرنے اور مُوحد خالص بن کر ظاہر ہونے اور تمام دنیا سے شرک کو دور کرنے اور خدا کی توحید کے خالص نقوش سب دنیا پہ جمانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

حضور انور نے فرمایا جہاں تک نقشِ دوئی کا تعلق ہے وہ دنیا میں ہر جگہ کسی نہ کسی رنگ میں ملتے ہیں۔ بعض ترقی یافتہ قوموں کی سیاستیں خودغرض ہیں اور وہ بعض باتوں میں بے انتہا حساس ہونے کا مظاہرہ کرتے ہیں اور بعض ویسی ہی باتوں میں یوں لگتا ہے کہ ان کی حس بالکل مر چکی ہے۔ اس ضمن میں حضور نے مختلف وقتوں میں فلسطین میں رونما ہونے والے واقعات کا ذکر کیا اور پھر جک سکندر میں ہونے والے مظالم کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا مغرب سے تعلق رکھنے والا ایک بھی نمائندہ وہاں نہیں پہنچا۔ ان سے درخواستیں کی گئیں۔ مگر ہر ایک نے انکار کر دیا۔ پس نقش دوئی یہاں بھی ملتے ہیں۔ اس لئے مغرب سے تعلق رکھنے والے احمدیوں کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ نقش دوئی کو مٹانے کے مضمون سے غافل نہ ہوں۔

سچی توحید انسان کو ایک ہی رنگ بخشتی ہے اور رنگ و نسل کے امتیاز مٹا دینے والی ہے یہی سچی توحید ہے جو تمام عالم کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنے کا موجب بنے گی۔ اس سچی توحید کو سمجھے بغیر اور نقش دوئی کو مٹائے بغیر آپ نہ دنیا میں توحید قائم کر سکتے ہیں نہ انسان کو امت واحدہ بنا سکتے ہیں

پس اے جماعت احمدیہ اگلی صدی پر یہ سب سے اہم پیغام ہے جو میں تمہیں دینا چاہتا ہوں کہ تمام دنیا کو امت واحدہ بنانا ہے تو اپنے دل سے نقش دوئی کو مٹانا ہوگا۔ جب تک آپ ایک خدا کے رنگ میں رنگین نہ ہو جائیں۔ اس وقت تک آپ نہ دنیا کو توحید کا سبق سکھا سکتے ہیں۔

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

جماعت احمدیہ قیامِ نماز کی طرف بھرپور توجہ کرے

قیامِ نماز کیلئے کوشش ہی نہیں دعائیں بھی کریں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۸۸ء بمقام اسلام آباد

نوٹ:۔ (یہ خطبہ جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ برطانیہ کے تیئیسویں جلسہ سالانہ کے پہلے روز ارشاد فرمایا جسے عالمگیر جماعت احمدیہ کے ہزاروں نمائندوں نے سنا)

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور نے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ والی پوری آیت قرآنی تلاوت فرمائی اور فرمایا:۔

جماعت احمدیہ کی تاریخ کے پہلے سو سال عنقریب پورے ہونے والے ہیں جماعت نئی صدی میں داخل ہونے والی ہے۔ اس لئے گذشتہ ایک سال سے میں تربیت پر خطبات دے رہا ہوں۔ تربیت کے لحاظ سے نماز باجماعت سب سے اہم موضوع ہے جس کے متعلق آج بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

انسان کی پیدائش کا مقصد عبادت ہے جس کا سب سے اہم حصہ نماز ہے۔ نماز فلاح اور کامیابی کا ذریعہ ہے اور جوں جوں انسان کی نماز کی کیفیت بدلتی جاتی ہے اس نسبت سے فلاح کی کیفیت میں بھی تبدیلی آتی ہے۔ آج میں نماز کی ابتدائی باتوں کی طرف توجہ دلاؤں گا کیونکہ انگلستان اور مغربی ممالک کے دوروں کے دوران میں نے اس پہلو سے بہت کمی محسوس کی ہے اور اگر ہم نئی صدی میں اسی حالت میں داخل ہوئے تو وہ مقصد پورا نہیں ہو سکتا جس کے لئے جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا ہے۔

اگرچہ موجودہ ابتلاؤں میں جماعت نے ثابت کر دیا ہے کہ اس میں غیر معمولی اخلاص پایا جاتا ہے اسی طرح امام کی ایک آواز پر لبیک کہنے کی روح بھی نہایت شاندار طور پر جماعت میں پائی جاتی ہے لیکن یہ چیزیں موسمی ہیں مگر نماز اور عبادت زندگی کا ایک مستقل رابطہ ہے جیسے انسان کے لئے ہوا اور سانس ضروری ہیں اسی طرح عبادت ضروری ہے۔ اگرچہ اس وقت حاضرین کی اکثریت نماز کی پابند ہے لیکن اگر ہماری آئندہ نسل نمازی نہ ہو تو جماعت احمدیہ کے مستقبل کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ لہٰذا ہر روز اپنے بچوں سے پوچھیں کہ انہوں نے کتنی نمازیں پڑھی ہیں۔ کیا انہیں نماز کا مطلب آتا ہے اور کیا وہ پورے انہماک سے نمازیں ادا کرتے ہیں۔ ممکن ہے کوئی کہے کہ اس عالمگیر مجلس میں نماز میں کمزوری کا اعتراف مناسب نہیں لیکن سچائی کے اظہار سے کبھی گھبرانا نہیں چاہیئے۔

مغربی ممالک میں ہی نماز میں کمزوری نہیں پائی جاتی بلکہ پاکستان کے دیہاتی اور شہری علاقوں کے دوروں کے دوران میں نے جو جائزے لئے ان سے معلوم ہوا کہ پاکستان میں بہت کمزوری پائی جاتی ہے لہٰذا اس سال کے بقیہ وقت کو قیام نماز کے لئے وقف کر دیں۔

صرف نظامِ جماعت پر تکیہ نہ کریں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو ہمیشہ ملحوظ رکھیں کہ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَ کُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور وہ اپنے زیر اثر افراد کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اگر اس اصول کو مدنظر رکھا جاتا تو مسلمان کبھی انحطاط کا شکار نہ ہوتے ہر شخص نماز کا نگران بن جائے۔ ماں باپ بچوں پر نگران ہو جائیں اور بچے ماں باپ پر نگران ہو جائیں۔ اسی طرح بھائی بہن ایک دوسرے پر نگران ہو جائیں اور حضرت اسماعیلؑ کے اسوہ کو اختیار کریں جن کی شان قرآن کریم نے ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دی ہے کہ وہ اپنے اہل کو کثرت سے نماز کی تلقین کیا کرتے تھے۔

بچے کے کان میں اذان کے حکم سے واضح ہے کہ پہلے روز سے بچہ ماحول کے اثر کو قبول کرنا شروع کر دیتا ہے لہٰذا تربیت کا آغاز پہلے روز سے ہی شروع ہو جانا چاہیئے۔ بلکہ پیدائش سے پہلے بھی بچہ متاثر ہونے لگتا ہے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میاں بیوی کو آپس میں ملنے سے پہلے بھی دعا سکھائی ہے۔

انبیاء کرام کی دعاؤں سے تو یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ آئندہ قیامت تک کی نسلوں کے لئے دعا کرتے تھے۔ جیسے ابراہیم علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جو دعائیں کیں ان کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔ دعا کے بغیر کوئی کوشش کامیاب نہیں ہوتی اس لئے قیام نماز کے لئے محض کوشش نہ کریں بلکہ دعائیں بھی کریں۔ جو لوگ بغیر دعاؤں کے نمازی بنانے کی کوشش کرتے ہیں ان کی کوشش سے محض خشک نمازی پیدا ہوں گے جو نماز کی روح سے عاری ہوں گے۔ دعا سے نصیحت کو ایک نیا شعور ملتا ہے دعا کے بغیر انسان تکبر میں بھی مبتلا ہو جاتا ہے اور بھلائی پیدا کرنے کی بجائے بسا اوقات شر پیدا کر دیتا ہے۔

قیام نماز کا سفر ایسا ہے جس کے مراحل غیر متناہی ہیں۔ لہٰذا مسلسل کوشش کے ساتھ مسلسل ترقی کی طرف قدم بڑھاتے رہنا چاہیئے۔ وہ نماز جو آگے بڑھنے سے رک جاتی ہے وہ زندگی کے پانی سے محروم ہونے لگتی ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ

ہم ہوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اے خیرِ رُسُل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

اس سفر کے دوران کبھی مایوس نہ ہوں بلکہ مایوسی کے وقت کو دعا کا وقت سمجھیں کیونکہ وہ زندگی کے پانی کا وقت ہے۔

نصیحت کے لئے نرمی ضروری ہے اور یہ بھی دعا سے ہی حاصل ہوتی ہے دوسروں کی کمزوریوں کو حقیر کی نگاہ سے نہ دیکھیں بلکہ ایسے اوقات میں اپنی کمزوریوں پر نگاہ ڈالیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ بیان کرتے ہوئے ایک صحابی روایت کرتے ہیں کہ جب میں پہلی دفعہ مدینہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کی خدمت میں حاضر ہوا تو عدم تربیت کی وجہ سے میں نے نماز میں ایسی حرکات کیں جو مناسب نہ تھیں۔ نماز کے بعد دوسرے صحابہؓ مجھے غصے کی نگاہوں سے دیکھنے لگے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت شفقت و محبت سے مجھے فرمایا کہ یوں نہیں یوں کیا کرتے ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اسوۂ حسنہ کو ہمیشہ ملحوظ رکھیں۔

قیام نماز کی نصیحت میں جہاں عجلت اور سختی سے اجتناب کی ضرورت ہے وہاں بے حسی کو بھی دور کرنے کی ضرورت ہے جب بھی نماز میں کمزوری دیکھیں تو اس کو دور کرنے لگے لینے بے چین ہو جائیں۔ اور ایک غیر معمولی درد محسوس کریں اور پھر یہی درد دعا بن جانا چاہیئے جو کہ کامیابی کا راز ہے۔

خدا کرے کہ ہم نئی صدی میں ایسے رنگ میں داخل ہوں کہ ہم اور ہماری آئندہ نسلیں خدا کی عبادت گذار ہوں۔ آمین۔

(بشکریہ ہفت روزہ النصر لندن)

اخبار "بدر" کے سلسلہ میں ایک ضروری گذارش

احباب جماعت اپنے محبوب مرکزی آرگن اخبار "بدر" سے خوب واقف ہیں لیکن بہت کم دوست اس حقیقت سے واقف ہوں گے کہ اخبار بدر گذشتہ تین چار سالوں سے مالی بحران سے گذر رہا ہے اسکی بڑی وجہ یہی ہے کہ اخبار کی لاگت قیمت تقریباً ۵۸/۱ روپیہ فی پرچہ آتی ہے جب کہ احباب سے اس کی قیمت صرف ایک روپیہ پچیس (۱-۲۵) وصول کی جاتی ہے۔ کیونکہ چندہ بدر مقرر کرتے ہوئے عام احباب جماعت کی قوت خرید کو بھی ملحوظ رکھنا پڑتا ہے بہر حال اس وقت اخبار بدر ۰۰۰...۸/ ہزار روپے سے زائد کے خسارہ میں پڑا ہوا ہے۔ یہ رپورٹ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش ہوئی تو حضور انور نے اجازت مرحمت فرمائی کہ احباب جماعت ہندوستان سے عطایا وصول کر کے اس خسارہ کو پورا کر لیا جائے۔ حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں جب رپورٹ پیش ہوئی تو ۷۰۰۰/- ہزار رو. یہ خسارہ تھا جو اس وقت ۸۲۰۰/- ہو چکا ہے۔

لہٰذا مخیر احباب کی خدمت میں بالخصوص اور تمام احباب جماعت کی خدمت میں بالعموم درخواست کی جاتی ہے کہ مہربانی فرما کر اس خسارہ کو جلد از جلد پورا کرنے کے لئے خصوصی تعاون فرما کر ممنون فرمائیں تا کہ اخبار بدر باقاعدگی کے ساتھ آپ کی روحانی ضیافت کا انتظام کرتا رہا ہے۔

نوٹ:- بیرون ہند خریداران سے گذارش ہے کہ چندہ اخبار بدر بروقت بھجوائیں اور اس امر کا خیال رکھیں کہ ڈرافٹ یا منی آرڈر مینیجر "بدر" قادیان کے نام ارسال کریں یا در خط میں خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

(خاکسار:- رفیق احمد مینیجر "بدر" قادیان)

درخواستہائے دُعا

• مکرم محمود احمد صاحب عجیب شیر تیماپوری ٹانگ میں پھوڑا نکلنے کے باعث بہت کمزور ہیں۔ اور اٹھنے بیٹھنے میں تکلیف ہوتی ہے جسکی وجہ سے موصوف کے کاروبار پر کافی اثر پڑ گیا ہے۔ موصوف کی صحت وسلامتی اور کاروبار میں ترقی کے لئے۔

• مکرم مقبول احمد صاحب لاڈویی یادگیر (ا کی بچی پیٹ میں شدید درد کی وجہ سے حیدر آباد عثمانیہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ کامل شفا یابی کے لئے۔

• مکرم سید فہیم احمد صاحب عجیب شیر تیماپوری کی اہلیہ صاحبہ بوجہ ٹائیفائیڈ کے کافی دنوں سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ علاج جاری ہے۔ جلد شفا یابی اور اولاد نرینہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ سید وسیم احمد عجیب شیر تیماپوری

حضرت مولانا محمد حسین صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی آمد پر

جماعت احمدیہ ہنسلو (انگلستان) کی طرف سے استقبالیہ تقریب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولانا محمد حسین صاحب جو جلسہ سالانہ یو کے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خصوصی ارشاد پر شامل ہوئے جلسہ سالانہ کے بعد یورپ کی بعض جماعتوں کا دورہ فرما رہے تھے ہمیں مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے اطلاع ملی کہ مولانا موصوف ۷ار ستمبر کو ہنسلو میں تشریف لائیں گے۔ اس اطلاع کے ملنے پر آپ کے لئے استقبالیہ تقریب کا انتظام کیا گیا۔ یہ تقریب ہنسلو مشن ہاؤس میں سات بجے شام زیر صدارت محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ و صدر مجلس انصار اللہ منعقد ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی نے حضرت مولانا محمد حسین صاحب کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ آپ کی عمر اس وقت ۹۶ سال ہے۔ آپ کی پیدائش ۱۸۹۳ء میں ہوئی۔ اور ۱۹۰۳ء میں آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ باوجودیکہ آپ نے کسی مدرسہ کالج میں تعلیم حاصل نہیں کی تھی لیکن آپ نے ایک کامیاب مبلغ کی حیثیت سے سالہا سال تک کام کیا۔ علاقہ مالکانہ اور علاقہ پونچھ کی جماعتیں اب تک آپ کو یاد کرتی ہیں۔ پونچھ کی جماعتوں کے قیام میں آپ نے بہت محنت سے کام کیا۔

اس تعارف کے بعد محترم حضرت مولانا صاحب نے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک تقریر فرمائی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلی ملاقات اور بعد کے کئی ایک ایمان افروز واقعات بیان فرما کر حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ آپ کی تقریر کے بعد محترم صاحب صدر نے بتایا کہ کس طرح حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش تھی کہ آپ یو کے کے جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائیں۔ آپ نے بتایا میں ربوہ میں تھا جب حضور کی طرف سے اطلاع ملی کہ مولانا صاحب سے مل کر انہیں برطانیہ کے جلسہ میں شمولیت کے لئے کہا جائے۔ اس وقت آپ کی طبیعت خراب تھی جس وجہ سے آپ نے معذرت کی لیکن جوں جوں وقت گذرتا گیا آپ کی طبیعت بہتر ہونے لگی اور پھر آپ سفر کے لئے تیار ہو گئے اور جلسہ سالانہ برطانیہ سے ایک دن قبل لندن پہنچ گئے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ دعا پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

اس جلسہ تقریب میں ہنسلو اور مڈل سیکس کی جماعتوں سے بہت سے احباب اور مستورات اور بچوں نے شرکت کی۔ جلسہ ختم ہونے پر مستورات نے خواہش ظاہر کی کہ مولانا صاحب ان کی طرف تشریف لائیں اور ہمارے لئے خصوصی دعا کے ساتھ ہمارے بچوں پر بھی ہاتھ پھیریں۔ چنانچہ مولانا صاحب نے ان کی اس خواہش کو پورا کیا۔

تقریب کے خاتمہ پر مولانا موصوف مع چند دیگر احباب کے غریب خانہ پر تشریف لائے اور کھانے کے بعد مسجد احمدیہ لندن تشریف لے گئے۔

اس موقعہ پر ہنسلو کی جماعت کے دوستوں نے خاکسار کے ساتھ بے حد تعاون فرمایا اور اس تقریب کو کامیاب فرمایا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار۔ عبداللطیف خان
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہنسلو
(انگلستان)

ظہورِ امام مہدی کے عظیم الشان نشان چاند سورج گرہن کا تذکرہ

مختلف مذاہب کی مقدس کتب میں حضرت امام محمد باقر کا حسب نسب اور علمی و روحانی مقام

از مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر درویش قادیان

حضرت امام محمد باقر کے والد ماجد علی (زین العابدین) بن امام حسینؓ بن علی مرتضیٰ داماد سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور والدہ ماجدہ فاطمہ بنت امام حسنؓ بن علی مرتضیٰ داماد سیدنا محمد مصطفیٰ صلعم تھیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ آپ کے پردادا اور رسول خدا پرنانا تھے۔

۔۔ حضرت امام محمد الباقر حضرت زین العابدین کی بارہ اولادوں میں سے سب سے بڑے بیٹے تھے۔ (الفصول المہمہ مصنفہ ابن الصباغ) "حضرت امام محمد باقر کو واقعۂ کربلا کے قتل عام میں حضرت زینب ہمشیرہ امام معصوم حسینؓ نے بچا لیا تھا۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کے خیمۂ کربلا کی خواتین کو بمع امام باقر اور شہدائے کربلا کے سروں کے جو نیزوں پر بلند کئے گئے تھے۔ یزید کے فوجی دستہ نے شام کے شہر دمشق میں یزید کے محل کے نیچے پہنچا دیا، جہاں رسول خدا کی نواسیوں نے پھٹے پرانے کپڑوں میں بے اختیار نوحہ کیا لیکن حضرت امام باقر نے صبر جمیل اور ضبط سے کام لیا" (تاریخ اسلام صہ۲ مصنفہ سید امیر علی)

۔۔ شہادت امام حسینؓ کے بعد آپ بھی رسول خدا کے لٹے ہوئے قافلہ کے ساتھ قیدی ہو کر کوفے اور کوفے سے شام گئے، اہل شام نے خاندان رسالت کے بارہ بچوں کی گردنیں ایک ہی رسی میں باندھ دی تھیں۔ ان بچوں میں امام باقر بھی تھے۔ آپ نے زندان کوفہ اور شام میں وہ تمام مصائب جھیلے، جو دوسرے قیدیوں پر گذرے (الباقر صہ مصنفہ سید محمد شاہد)

۔۔ "حضرت امام محمد الباقر نے اپنی ننھیال اور ددھیال دونوں گھروں میں ان عظیم شخصیتوں کی گود میں پرورش پائی تھی۔ جن کا سلسلہ علمی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر منتہی ہوتا ہے آپ نے آغوشِ مادر ہی سے علوم رسالت سیکھے، اور آخر میں علوم و معرفت کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہوئے (طبری بحوالہ الباقر صہ۶)

" آپ زیادہ وقت باپ دادا کی صحبت میں بیٹھ کر ان کی باتیں سنا کرتے تھے" مروج الذہب (مسعودی) میں لکھا ہے کہ آپ کے والد بزرگوار کی عمۃ محترمہ زینب (بنت علی بن ابو طالب) فاطمۃ الزہرا (بنت رسول خدا) کے بعد صنف نسواں میں سب سے بڑی عالمہ تھیں۔ یہاں تک کہ باب العلم (حضرت علی کرم اللہ وجہہ ابن ابی طالب) نے آپ کو عالمۂ غیر معلمہ کے معزز لقب سے یاد فرمایا ہے۔ وہ (زینب) حضرت امام باقر سے بہت پیار کرتی تھیں۔ اور رضاعت سے لے کر لڑکپن کی عمر تک امام محمد باقر نے آپ کی آغوشِ تربیت میں بے شمار علمی رموز اور قرآنی اسرار سیکھے" (الباقر صہ)

۔ " دمشق میں ہشام والئ شام کے سوال کے جواب میں امام باقر نے فرمایا۔ حق تعالیٰ نے اپنے پوشیدہ راز ہمیں تعلیم کئے ہیں اور خاص علم بخشا ہے جو کسی دوسرے کو نہیں دیا.... حضرت رسول خدا خاتم المرسلین نے علی ابن ابی طالب کو سارے علوم و اسرار سے آگاہ کر دیا.... اس لئے حضرت علی بن ابی طالب فرمایا کرتے تھے کہ مجھے رسالتمآب نے ہزار باب علم کے تعلیم کئے کہ ہر باب سے ہزار ہزار دروازے علم کے کھل گئے حضرت علی مرتضیٰ اپنے خاندان میں سے جس کو ان رازوں کا اہل پاتے۔ اس کو یہ راز بتا دیتے تھے" (رسالہ الباقر صہ۲۱ مصنفہ سید محمد شاہد)

جلالتِ علمی:- "حضرت امام محمد باقر کم سن تھے کہ ایک شخص عبداللہ بن عمر کے پاس آیا اور کسی فقہی مسئلہ کے بارے میں سوال پوچھا۔ انہیں اس مسئلہ کا علم نہیں تھا۔ پس انہوں نے امام محمد باقر کی طرف اشارہ کیا کہ اس بچے سے پوچھ لو۔ وہ شخص حیران ہو کر امام باقر کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور صورتِ مسئلہ دریافت کی۔ آپ نے بے حد تشفی بخش جواب دیا۔ اس شخص نے واپس آکر عبداللہ ابن عمر سے تمام صورت بیان کی عبداللہ بن عمر نے کہا کہ وہ (باقر) اہل بیت رسول ہیں۔ انہیں ہر بات کا علم ہے"

(مناقب شہر آشوب از علامہ ابن شہر آشوب بحوالہ الباقر صہ۲۱)

" آپ کو باقر اس لئے کہتے ہیں کہ آپ نے علوم شریعت، طریقت اور حکمت کے بیشمار اسرار اور نکتے بیان کر کے علم کی زمین میں تخم ریزی کی (صواعق محرقہ از علامہ ابن حجر) حضرت محمد بن علی زین العابدین کو باقر اس وجہ سے کہتے ہیں کہ انہوں نے علم کو شگافتہ کر دیا تھا" (صحاح قاموس۔ لسان العرب منتہی الادب" ماخوذ از الباقر صہ۲)

آپ علم شریعت، طریقت، حقیقت، اور حکمت و نبوت کے رموز و اسرار کے بحر بیکنار تھے حد درجہ کے صابر و شاکر قانع اور اسرار نبوت کے حامل تھے اصحاب، و تلامذہ کا حلقہ بڑا وسیع تھا۔ اہل بیت رسول خدا کے قدموں میں بیٹھ کر وہ ان رموز الہیہ سے شناسا ہوئے۔ جن کا علم دوسروں کو نہیں دیا گیا۔" محمد بن مسلم ثقفی جو مشہور راویان حدیث میں سے ہیں۔ ان کا قول ہے کہ میں نے تیس ہزار احادیث امام محمد باقر سے اور سولہ ہزار امام جعفر صادق سے اخذ کی ہیں"۔ (الباقر صہ)

حضرت امام محمد الباقر کی طرف کسی نے بھی جھوٹ، افتراء اور نسیان و بہتان منسوب نہیں کیا بلکہ آپ کے ہر قول کو ثقہ اور شریعت کے عین مطابق قرار دیا گیا۔

پیشگوئی آیۃ المہدی:- حضرت امام معصوم الباقر نے امتِ محمدیہ میں ظاہر ہونے والے ایک "المہدی" کے بارے میں ایک ایسی عظیم الشان پیشگوئی فرمائی ہے۔ جس کی نظیر نایاب ہے۔ "المہدی" کی پیشگوئی شیعہ روایات اور شیعہ کتب میں عام اور شائع شدہ ہے شیعوں کے پیارے امام ابو جعفر نے شیعہ حضرات کو ہدایت فرمائی ہے کہ "ہم تم سے کوئی حدیث بیان کریں۔ اور اس کے مطابق وقوع میں آجائے، تو کہہ دیا کرو۔ اللہ نے سچ فرمایا اور جب ہم کوئی حدیث بیان کریں اور اس کے خلاف وقوع میں آئے تو تب بھی کہہ دیا کرو کہ اللہ نے سچ فرمایا، تمہیں دونوں دفعہ اجر ملیگا"۔ (صافی شرح اصول کافی کتاب الحجۃ جلد ۳ صہ)

حضرت امام محمد باقر ابن امام زین العابدین کی روایت ہے کہ:

اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ لَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَنْکَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَیْلَۃٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَتَنْکَسِفُ الشَّمْسُ فِی النِّصْفِ مِنْہُ وَلَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ"

(بحار الانوار جلد ۱۳ صہ۱۵۸ اکمال الدین صہ۳۶۸۔ دار قطنی جلد ۱ صہ۱۸۸)

یقیناً ہمارے مہدی کے لئے دو نشان مقرر ہیں۔ جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے، یہ نشان کسی اور مامور من اللہ کے وقت ظاہر نہیں ہوئے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ ماہ رمضان میں چاند کو (خسوف کی راتوں میں سے) پہلی رات کو اور سورج کو اسی ماہ رمضان میں (کسوف کی تاریخوں میں سے) درمیانی تاریخ کو گرہن ہوگا۔ اور یہ ایسا نشان ہے کہ جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے ہیں کسی مامور من اللہ کے لئے ظاہر نہیں ہوا۔ (سنن دار قطنی جلد اول صہ۱۸۸)

مطبوعہ مطبع انصاری دہلی۔ مصنفہ علامہ دار قطنی پیدائش سنہ ۹۱۸ء وفات سنہ ۹۹۵ء)

پیشگوئی کا ظہور:۔ اس عجیب و غریب حدیث کے مطابق چاند کو ۱۳ر رمضان سنہ ۱۳۱۱ھ (۲۲ر مارچ سنہ ۱۸۹۴ء) اور سورج کو ۲۸ر رمضان سنہ ۱۳۱۱ھ (۶ر اپریل سنہ ۱۸۹۴ء بروز جمعہ) کو گرہن ہوا۔ اس نادر اور بے مثال کسوف۔ خسوف کے بارے میں اس زمانے کے لٹریچر میں لکھا گیا تھا کہ:

کل یگ کے شروع ہونے سے اب تک ایسا یوگ نہیں پڑا تھا۔ ہاں ملتا جلتا یوگ سمت ۱۹۹۷ بکرمی میں پڑ چکا ہے۔ تب ساون کی اماوس کو پکھ نکھشتر تھا۔ اور کرک راشی میں سورج، چندرما اور برہسپتی تھے" (چیتا دنی اردو ص۹)

"کلجگ کی عمر چار کروڑ بتیس لاکھ سال لکھی ہے...... کلجگ میں ناممکن الوقوع۔ کبھی نہ دیکھے سنے جانے والی بد اخلاقیاں۔ بدکرداریاں۔ گناہ اور بداعمال ہوں گے کہ دھرتی پاپوں کا بوجھ برداشت نہ کر سکے گی تب پرماتما نہہ کلنک اوتار کے روپ میں مبعوث ہو کر.... دھرم کے کامل سورج کا طلوع کر کے ست یگ کا پرکاش کریں گے"
(ہندو دھرم ص۲ ص۱۳۴۔ ص۱۳۷)

ii۔ یہ گرہن سمت ۱۹۹۷ بکرمی میں ہو چکا ہے۔ جب کہ سورج کو تین گھنٹے بیس پل (۳-۲۰) اور چاند کو دو گھنٹے سات پل (۲-۷) گرہن لگا۔ (رسالہ برہمن سرسو ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۰ء رسالہ گنگا سنہ ۱۹۳۱ء یگ پریورتن مصنفہ پنڈت اودے شنکر) جنتری سنہ ۱۸۹۴ء اخبار آزاد لاہور ۔۴ر دسمبر سنہ ۱۸۹۴ء۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ۔ لاہور۔ مورخہ ماہ دسمبر سنہ ۹۴ء۔ اخبار پائنیر کلکتہ مارچ سنہ ۱۸۹۴ء)

یوگ योग کے معنی ہیں۔ اتفاق سے کئی باتوں کا جمع ہو جانا (بدھ چندر کوش ص۲۰۴) ہندو سکھ لٹریچر میں ایسے نادر المثال کسوف و خسوف کے یوگ میں شری کرشن دیو کا ظہور لکھا ہے (بدھ چندر کوش ص۲۱۱ زیر لفظ جینتی

شری گورو گرنتھ جی آد زیر لفظ چیا چاند و سورج گرہن کی پیشگوئی اپنی جملہ شرائط کے ساتھ پوری ہوئی۔

i۔ ماہ رمضان کی ۱۳ تاریخ (خسوف کی پہلی رات) کو چاند گرہن اور ماہ رمضان کی ۲۸ر تاریخ سنہ ۱۳۱۱ھ (کسوف کی درمیانی تاریخ) کو سورج گرہن ہوا یا چاند گرہن نے گرہن کی رات کو نصفا نصف کر دیا۔ وقت شب کو نصف نصف کر دیا۔

ii۔ سورج گرہن نے گرہن کے تین دنوں کو نصفا نصف کر دیا۔ اس روز کی روشنی کے وقت کو نصف نصف کر دیا۔

iii۔ اس خسوف و کسوف نے دنیا کے لوگوں کو نصف نصف کر دیا۔ ایشیا میں تمام جگہ تمام لوگوں نے یعنی نصف دنیا نے مندرجہ بالا مقررہ تاریخوں میں اس گرہن کو پورے طور پر دیکھا۔ اور اگلے سال سنہ ۱۸۹۵ء میں دنیا کے دوسرے نصف حصہ یعنی یورپ کے تمام لوگوں نے مندرجہ بالا مہینے اور مقررہ تاریخوں میں اس گرہن کو پورے طور پر دیکھا

iv۔ اس زمانے میں حضرت مرزا غلام احمد مہدی موعود و مسیح موعود اپنے دعوے، مہدویت کے ساتھ زندہ و سلامت تھے۔

تفصیل:۔ امام مہدی علیہ السلام نے کسوف و خسوف سنہ ۱۸۹۴ء کو ۱۔ اسلام کی صداقت (۲) حضرت محمد مصطفیٰ کی صداقت اور بحیثیت امام مہدی اپنی صداقت کا ثبوت ٹھہرایا ہے۔ حضور علیہ السلام کی مندرجہ ذیل کتب میں اس گرہن کی تفصیلات موجود ہیں۔

i۔ چشمۂ معرفت ص۳۱۴، ۳۱۵
ii۔ تحفہ گولڑویہ ص۲۹، ص۵۳، ۵۴ مطبوعہ سنہ ۱۹۰۰ء۔
iii۔ نور الحق حصہ دوئم ص۱۳، ۱۴، ۱۹ ص۳۵ تا ۳۸
iv۔ حقیقۃ الوحی ص۴۵ ۲۲۸، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۳۶
v۔ دافع البلاء ص۱۸
vi تذکرہ طبع اول ص۲۴۸۔

چونکہ یہ خسوف و کسوف ماہ رمضان کی مقررہ و معیّن تاریخوں اور "مہدی" کی شرط کے ساتھ مشروط ہے۔ لہذا یہ شرائط اس گرہن کو بے نظیر بنا دیتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مذہبی کتب میں صرف اسی گرہن کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ دوسرے عام گرہنوں کا ذکر مذہبی کتب میں نہیں ملتا۔ درج ذیل مذہبی کتب میں اس خاص گرہن کا تذکرہ موجود ہے۔

۱۔ سنن دار قطنی جلد ۱ ص۱۱۸
۲۔ بحار الانوار جلد ۱۳ ص۱۵۸
۳۔ اکمال الدین ص۳۶۸
۴۔ مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی جلد ۲ ص۱۳۲۔
۵۔ فتاوی حدیثیہ مصنفہ حافظ ابن حجر مکی۔ مرتبہ علامہ شیخ احمد شہاب الدین ابن حجر الہیثمی ص۳۱
۶۔ آخری گت، مصنفہ مولوی محمد رمضان حنفی۔ مجتبائی مطبوعہ سنہ ۱۲۷۸ھ
۷۔ عقائد اسلام مصنفہ مولوی عبد الحق صاحب محدث دہلوی مطبوعہ سنہ ۱۲۹۲ھ ص۱۸۲۔ ۱۸۳
۸۔ احوال الآخرۃ حافظ محمد لکھوکے مطبوعہ سنہ ۱۳۰۵ھ ص۲۳
۹۔ حجج الکرامہ مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب ص۳۴۴
۱۰۔ قیامت نامہ فارسی علامات قیامت (اردو) مصنفہ شاہ رفیع الدین محدث دہلوی
۱۱۔ اقتراب الساعۃ ص۱۰۶ ص۱۰۷ مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب مطبوعہ سنہ ۱۳۵۱ھ
۱۲۔ دیوان فارسی شیخ نعمت اللہ ولی نواح دہلی۔ بحوالہ الاربعین فی احوال المہدیین مصنفہ حضرت اسماعیل شہید۔
۱۳۔ انجیل متی باب ۲۴ آیت ۲۹-۳۰۔ مرقس باب ۱۳ آیت ۲۴ لوقا باب ۲۱ آیت ۲۵
۱۴۔ شری گورو گرنتھ صاحب آد
۱۵۔ سُور ساگر (مہاتما سورداس) بلبلہ (ناظم) آرسے بن۔ دھرج کیوں نہ دھرے۔
۱۶۔ رگوید منڈل ۵ سوکت ۹۶ منتر ۱۳۔ ۱۵۔
۱۷۔ سام وید پور وآرچک ادھیائے ۳ کھنڈ ۱۰ منتر ۱
۱۸۔ اتھر وید کانڈ ۲۰، سوکت ۱۳۷، منتر ۹۔۷۔
۱۹۔ بھاگوت پران۔ سکند ۱۲ ادھیائے ۲ شلوک ۲۴۔

علمائے سُوء:۔ کسوف و خسوف کی عظیم الشان پیشگوئی اپنی جملہ شرائط کے ساتھ سنہ ۱۸۹۴ء میں پوری ہو چکی ہے لیکن مخالفین امام باقر پیشگوئی کے پورا ہو چکنے کے بعد امام مہدی علیہ السلام کی دشمنی کی وجہ سے امام معصوم پر حملے کرتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے اس کا صرف ایک ہی راوی ہے وغیرہ وغیرہ۔ افسوس! علمائے سوء! حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے "حق تعالیٰ نے اپنے پوشیدہ راز ہمیں تعلیم کئے ہیں ... اور خاص علم بخشا ہے۔ جو کسی دوسرے کو نہیں دیا۔ الباقر ص۲۱۔

اور حدیث اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ ... کے راوی حضرت امام الباقر ہیں۔ اس حدیث کو علامہ دار قطنی نے اپنی کتاب "دار قطنی" میں اسے صحیح، سچی اور قابل حجت سمجھتے ہوئے حکم یقین کے ساتھ درج فرمایا ہے۔ اور کم از کم دار قطنی کی حدیثوں کے بارے میں بڑے وثوق اور یقین کے ساتھ فرمایا ہے کہ۔

"اے اہل بغداد! یہ مت خیال کرو کہ کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی جھوٹی حدیث منسوب کر سکتا ہے۔ جب کہ میں زندہ ہوں" (قول نخبۃ الفکر صفحہ حاشیہ) اور یہ تو ثابت شدہ حقیقت ہے کہ سنہ ۱۸۹۴ء کو کسوف و خسوف کی مہدی سے متعلق پیشگوئی پوری ہونے سے پہلے کسی شریر سے شریر مولوی نے بھی حضرت امام باقر علیہ السلام اور حضرت علامہ دار قطنی کو دروغ گو نہیں ٹھہرایا۔ حتّٰی کہ جن کتب میں گرہن اور مہدی کا ذکر کیا گیا ہے کسی ایک نے بھی حضرت امام باقر علیہ السلام کو کذاب قرار نہیں دیا۔

ظہور امام مہدی کے زمانہ کے علماء کے بارے میں لکھا ہے کہ "وہ مولوی امام مہدی مسعود کو کافر دجال۔ گمراہ اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیں گے۔ اور مہدی کے شدید ترین دشمن علماء سوء ہوں گے" اس بیان کی تفصیلات مندرجہ ذیل کتب میں موجود ہیں۔

۱۔ فتوحات مکیہ جلد ۳ ص۳۷۴۔ مصنفہ امام محی الدین ابن عربی
ii۔ مکتوبات امام ربانی جلد ۲ ص۱۳۱۔ مکتوب ۵۵ مصنفہ حضرت مجدد الف ثانی رح۔

(باقی آئندہ)

جشنِ تشکر کے سلسلہ میں حضور انور کے عالمی دوروں کے پُر کیف نظارے

پیارے آقا کے معجزانہ کامیابی سے بھرپور دورہ ہائے مغرب اور مشرق سے بخیریت مراجعت کی خوشی اور تشکر کے موقع پر حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں چند اشعار نذر کرنے کی غرض سے جو بعض نظاروں سے متأثر ہو کر موزوں کئے تھے۔ پیشِ خدمت ہیں۔ عاجزہ ناصرہ ندیم (لندن)

مبارک وہ زمیں جس پر قدم ہیں آپ کے آئے — ہوئے قربان ہم اُس پر نذر میں جان دے آئے
مبارک سو مبارک الخلیفۃ المسیح رابع — خدا کی عون و نصرت سے مظفر لوٹ کے آئے
ہوئے شاہانہ استقبال جو سارے ممالک میں — نہ تھے اِس شان کے پہلے سُنے نہ دیکھنے پائے
ٹریفک بند رہتا تھا شہر کی اُس گذرگاہ سے — سواری شاہِ روحانی کی جب تک نہ گذر جائے
سلامی فوج کے دستوں نے دی ہے آپ کو آقا — اور اکثر سربراہ بھی پیشوائی کے لئے آئے
ہوئی جب رُونمائی آپ کی تصنیف[1] کی پیارے — تو ٹیری[2] کے تعارف سے دلوں میں ولولے آئے
ڈنر تھا ہاربر کاسل میں تاریخی و تسخیری — کہ جس کی یاد کینیڈا[3] کبھی نہ بھولنے پائے
میئر واٹن نے جب پیش کی چابی تو فرمایا — خلیفہ گھر بنائے وان میں تشریف لے آئے
منائیگی مری کونسل یہ تحفہ احمدیت کا — رسیش ساگا کی میئر نے ترانے پیار کے گائے
محبت سے ہوئے تھائل منسٹر اور ممبر بھی — سبھی ایڈریس اُن کے تھے عقیدت سے بھرے پائے
ٹرنٹو میں عجب شانِ جمالی آپ کی دیکھی — منوّر رُخ پہ چھائے تھے خدا کے پیار کے سائے
بتاؤں کیا وہ منظر تھا جلالی اور رُوح پرور — ملائک جس کو حیرت سے فلک سے دیکھنے آئے
عجب ماحول تھا پُر کیف۔ پُر شوکت۔ وجد آور — کہ وہ منظر مری نظروں کے اب بھی سامنے آئے
ہوئے اجلاس امریکہ میں ایسی شان و شوکت سے — ملی ہے چار سُو شہرت عجب جلوے نظر آئے
اندھیرے اور ظلمت میں رُوحانی روشنی بخشی — ہوئے سرشار جسے اور ترانے حمد کے گائے
مینارِ روشنی بن کر وہ مسجد گونجے مالا میں — دلوں کو آستانۂ خدا پر کھینچ لے آئے
نہیں تھا احمدی کوئی بھی اُس سارے علاقہ میں — سعید اور نیک فطرت کو ملائک گھیر کے لائے
بنی ہے لاس اینجلز میں عظیم الشان وسیع مسجد — خدا کی خاص نصرت سے مراحل سارے طے پائے
کیا دستِ مبارک سے جب اُس کا افتتاح بہنو — لگے پُر جوش وہ نعرے منارے اُس کے تھرائے
ہوئے بے انتہا خوش میرے آقا اُن مساجد سے — تصور آپ کا ہرگز وہاں نہ پہنچنے پائے
فجی۔ سنگاپور۔ جاپان۔ سڈنی اور نیوزی لینڈ — لوائے احمدیت ہر جگہ نعروں سے لہرائے
ہوا درسِ محبت نشر سب سارے ممالک میں — تو شیدائی زیارت کے لئے اُڑ کر چلے آئے
خدا کی خاص نصرت کے عجب دیکھے وہاں منظر — اُسی کی دستگیری ہر قدم پر آپ کے آئے
منائے شان و شوکت سے جہاں میں جشنِ صد سالہ — ملی عزت۔ ملی شہرت۔ مسرت کے ثمر آئے
بٹے جب معرفت کے جام اکثر خوش نصیبوں نے — ہوئے مخمور۔ جلسہ پر یہاں بھی وہ چلے آئے
مئے عرفاں لُٹا کر تشنگی سب دُور کر دینا — سلیقے سب ہنر آپ نے اللہ سے پائے
غرض اُن سب ممالک میں یہ تائیدِ خداوندی — دلوں میں احمدیت کی صداقت گاڑ کے آئے
یہ ہیں بیّن نشاں بہنو مباہلہ کی صداقت کے — مگر جو کور باطن ہیں اُنہیں کچھ نہ نظر آئے
الٰہی کامیابی سے طویل عہدِ خلافت دے — سدا تیری حفاظت میں سفینہ پار لے جائے
مبارک سو مبارک الخلیفۃ المسیح رابع — خدا کی عون و نصرت سے مظفر لوٹ کے آئے
دعا ہے ناصرہ کی اپنے مولائے حقیقی سے — وہ صحت اور خوشیاں دے سبھی افکار لے جائے

اللّٰھم آمین

۱-۲ ہے حضور پُرنور کی معرکۃ الآراء کتاب MURDER IN THE NAME OF ALLAH (مذہب کے نام پر خون) کی طرف اشارہ ہے۔ جس کی تقریب رُونمائی پروفیسر انٹونیو گل ٹیری صاحب نے ہاربر کاسل میں کی۔

۳ ہے ٹورنٹو میں (وان) وہ علاقہ ہے جہاں کینیڈا کے مشن ہاؤس کے لئے ۲۵ ایکڑ زمین خریدی گئی تھی اس پر بہت وسیع مسجد کا ابتدائی کام شروع ہو چکا ہے۔

۴ ہے رسیشن ساگا بھی ٹورنٹو کی ایک کاؤنٹی ہے۔

پرچہ جات دینی امتحان

جن قائدین مجالس نے دینی امتحان خدام الاحمدیہ کے جوابی پرچے تاحال نہیں بھجوائے جلد از جلد بھجوا دیں تاکہ نتیجہ تیار کیا جا سکے۔

(مہتمم تعلیم مرکزیہ)

قادیان میں یوم ناصرات ۱۹۸۹ء

الحمد للہ گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی ناصرات الاحمدیہ قادیان کی پندرہ روزہ تربیتی کلاس ۱۰ ارتا ۱۵ ارمئی لگائی گئی۔

نصاب کی تیاری کے بعد زبانی اور تحریری امتحان لیا گیا۔ معیار سوم الف کا تمام امتحان زبانی لیا گیا۔ ۱۰۱ ممبرات نے امتحان دیا اور خدا کے فضل سے تمام کامیاب رہیں۔ قادیان کے ناصرات کی تعداد ۱۱۳ ہے جس میں سے ۱۰۱ نے کلاس لگائی۔ باقی ممبرات بیماری کی وجہ سے قادیان سے باہر ہونے کی وجہ سے کلاس نہ لگا سکیں۔

مورخہ ۱۵ ارجون کو یوم ناصرات محترمہ نصیرہ خاتون صاحبہ سیکرٹری تبلیغ آف بریلی کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد عہد نامہ دہرایا گیا۔ بعد ازاں مبارکہ شاہین صاحبہ نائب نگران ناصرات نے قادیان کی پندرہ روزہ تربیتی کلاس کی رپورٹ پیش کی۔

ازاں بعد صدر لجنہ قادیان نے بچیوں سے خطاب کیا۔ اور چند تربیتی امور کی طرف بچیوں کو توجہ دلائی۔ آپ نے بچیوں اور ماؤں کو خاص طور پر اِس بات سے آگاہ کیا کہ یہ سال جوبلی کا سال ہے اس لئے بچیوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دیں۔ کیونکہ خلیفۂ وقت اس طرف خاص طور پر توجہ دلا رہے ہیں۔

بعدہٗ صدرِ اجلاس نے بچیوں سے خطاب کیا۔ آپ نے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ صحیح تربیت کے لئے گھر کے ماحول کے علاوہ کسی تنظیم کا ہونا نہایت ضروری ہے۔

اِن پندرہ روزہ تربیتی کلاس لگانے میں لجنہ کی ۱۵ ممبرات نے تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین

نائب نگران ناصراتُ الاحمدیہ قادیان

تصحیح

۳۱/۸/۸۹ کے "بدر" میں مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس کی ایک رپورٹ جلسہ سالانہ U.K کے متعلق شائع ہوئی ہے۔ اس میں مجلس شوریٰ میں شامل ہونے والے افراد میں سہواً مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس کا نام نہیں لکھا گیا۔ ایک مکتوب سے معلوم ہوا ہے کہ موصوف اس مجلس شوریٰ میں شامل تھے۔

۲ براہ مہربانی اس کی تصحیح فرمالی جائے کہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب بھی اس مجلس شوریٰ میں شامل تھے۔ ادارہ معذرت خواہ ہے۔ والعذر عند الکرام مقبول۔ (ادارہ)

ضروری اعلان بسلسلہ سووینیر صد سالہ جشن تشکر

جملہ احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اردو ۔ ہندی اور انگریزی الگ الگ تین زبانوں میں سووینیر دہلی کے ایک رنگین آٹومیٹک آفسٹ پریس میں زیر طباعت ہیں جو انشاء اللہ اکتوبر کے پہلے ہفتے میں شائع ہو جائیں گے۔

چار رنگ کے خوبصورت اور دیدہ زیب ٹائیٹل کے علاوہ تیس ۳۰ صفحات پر تاریخی اور یادگار رنگین اور بلیک اینڈ وائٹ تصاویر ہیں اور ۷۰ صفحات مختلف علمی مضامین سے پر ہیں گوناگوں خصوصیات کے حامل ۱۰۰ صفحات پر مشتمل اس سووینیر کی طباعت پر ۴۲/- روپے لاگت آرہی ہے۔ لیکن احباب جماعت کی سہولت کے لئے رعایتی قیمت ۲۰/- روپے فی سووینیر رکھی گئی ہے۔ تاکہ ہر طبقہ کے لوگ اس یادگاری مجلہ کو خرید سکیں۔

پہلے جن احباب نے آرڈر بھجوایا ہے اُن کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جن کی طرف سے رقم ایڈوانس مل جائے گی اُنہیں پہلا سووینیر بھجوایا جائے گا۔ بہتر ہوگا کہ اجتماع یا جلسہ سالانہ پر دستی منگوائیں تاکہ ڈاک خرچ کی کفایت ہو جائے ورنہ فی مجلہ ۶/- روپے رجسٹری ڈاک خرچ زائد ہوگا ۲ نسخے منگوانے پر ۸/- روپے ڈاک خرچ بڑھے گا اس لحاظ سے ڈاک خرچ علیحدہ ارسال فرمائیں۔

بہرحال جن احباب کی طرف سے رقم ایڈوانس جمع ہو جائے گی انہیں کا آرڈر محفوظ رکھا جائے گا وہ جب چاہیں حاصل کر سکتے ہیں۔

ملک صلاح الدین صدر سووینیر کمیٹی

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت کا بارھواں ۱۲ سالانہ اجتماع

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت کے لئے مورخہ ۱۳۔۱۴۔۱۵ اکتوبر ۱۹۸۹ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔

دوسری صدی کا یہ پہلا اجتماع ہے۔ سال صد سالہ جشن تشکر کا ایک حصہ ہے لہٰذا تمام عہدیداران اور اراکین مجالس خدام و اطفال بھارت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس میں شامل ہونے کی تیاری کریں۔ اس تاریخی اجتماع میں زیادہ سے زیادہ شرکت فرماویں

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

عزت مآب جناب وزیر اعلیٰ صاحب بہار کی خدمت میں ہندی قرآن مجید کا تحفہ

(مرتبہ:۔ مولوی نذر الاسلام صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ سمیلہ انچارج بہار)

مورخہ ۲۳ ستمبر محترمی جناب ستیندر نارائن سنگھ صاحب وزیر اعلیٰ بہار آدی باسی علاقے کے رانو گاندھی میدان میں تشریف لائے تھے اس موقعہ کو مناسب خیال کرتے ہوئے خاکسار جماعت کے پانچ افراد پر مشتمل وفد کے ساتھ گاندھی میدان میں پہنچا منتظمین سے پہلے اجازت حاصل کر لی تھی۔

حسب وقت مقررہ پر قرآن کریم ہندی کا تحفہ محترمی جناب ستیندر نارائن سنگھ صاحب کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کا تعارف

کروایا جس کو انہوں نے بخوشی قبول کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا اسی طرح ممبر آف پارلیمنٹ مکرم شیو پرشاد صاحب ساہو کی خدمت میں جماعتی لٹریچر اور اسی طرح دیگر عہدیداران صاحبان کی خدمت میں جماعتی لٹریچر اور اسلامی لٹریچر بھی تقسیم کئے گئے خدا کے فضل سے یہ پروگرام نہایت ہی موثر رہا بہتر نتائج کے لئے درخواست دعا ہے۔

قسط نمبر ۳

مجاہدین دفتر اول کے ورثاء توجہ فرمائیں

ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں۔ حسب ذیل مجاہدین کے کھاتہ جات بحال کروانے گئے ہیں لئے ان کے ورثاء جلد توجہ فرمائیں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

صوبہ اڑیسہ

اسماء مجاہدین	نام جماعت
مکرم خالدہ سیدہ ضیاء الحق صاحب مرحوم نرسنگھ دی	سونگھڑہ
سیدہ اکرام النساء صاحبہ اہلیہ مولوی سید عبدالسلام صاحب مرحوم ہیڈ ماسٹر کوسمبی	"
" زاہد صاحب مرحوم گوپال پور	"
" مبارک النساء صاحبہ مرحومہ کوسمبی	"
" خنیکت النساء صاحبہ مرحومہ "	"
" مولوی سید عبدالحلیم صاحب مرحوم "	"
" روشن بی بی صاحبہ (اہلیہ) "	"
" زیتون بی بی صاحبہ خورشید دامن صاحبہ سید یعقوب الرحمن صاحب دھولی ساہی	"
مکرم سید عبدالوہاب صاحب کوسمبی	"
" اہلیہ صاحبہ " "	"
" سید غلام محمد صاحب مرحوم رسول پور	"
" ام الخیر حلیمہ بی بی صاحبہ مرحومہ "	"
" سید مرید احمد صاحب سنگ تراش کوسمبی	"
" شیخ بنجو خاں صاحب مرحوم کرنگ ۔	کیرنگ
" سلیمن بی بی صاحبہ اہلیہ منشی خاں صاحب	"
" اہلیہ صاحبہ خان صاحب مولوی نور محمد صاحب مرحوم ۔	بھنجو بنیخور

اسماء مجاہدین	نام جماعت
مکرم سید عبدالخالق صاحب	سونگھڑہ
" سید وراثت علی صاحب	"
" " منظور احمد صاحب	خوردہ
" اہلیہ صاحبہ "	"
" نجم النساء صاحبہ معرفت شمس الرحمن صاحب	"
" سیدہ رسول بخش صاحب مرحوم والد سید عبدالقدیر صاحب سٹینو گرافر ۔	دھنکنال
مکرم سیدہ وزیرن بی بی صاحبہ والدہ ۔	
" سید عبدالقدیر صاحب سٹینو گرافر	"
" سید محمد احمد صاحب	سمبل پور
" شیخ محمد عبداللہ صاحب	بھدرک
" سید محمد محسن صاحب کوسمبی ۔	سونگھڑہ
" اہلیہ صاحبہ مرحومہ زوجہ چچا صاحب مرحوم "	"
" سید ظل الرحمن صاحب مرحوم "	"
" چوہدری عبدالمجید صاحب مرحوم	بھدرک
" مولوی سید محمد ذکریا صاحب	"

ضروری اعلان بابت ترسیل تفصیل چندہ تحریک جدید

چندہ تحریک جدید تاریخی نوعیت کا اہم چندہ ہے۔ ہر مجاہد تحریک جدید کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اس لئے ہر مجاہد تحریک جدید کے چندہ کا ریکارڈ دفتر تحریک جدید میں رکھنا ضروری ہے۔ عام طور پر چندہ تحریک جدید کی انفرادی تفصیل دیگر چندوں کے ساتھ دفتر محاسب کو بھجوادی جاتی ہے۔ اس طرح یہ دفتر تحریک جدید کو ریکارڈ کے لئے نہیں ملتی۔ اس لئے چندہ تحریک جدید بھجواتے ہوئے اسکی انفرادی تفصیل دفتر تحریک جدید کو الگ کاغذ پر ضرور بھجوائیں۔ جزاکم اللہ

وکیل المال تحریک جدید قادیان

قائدین مجالس کی سالانہ رپورٹ کارگذاری خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ ماہ اکتوبر کے پہلے ہفتہ تک دفتر مرکزیہ میں پہنچنی ضروری ہے تاکہ موازنہ مجالس میں شامل کی جاسکے۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قسط نمبر (۱۱)

مُباہلہ کی حقیقت
قرآن و سُنّت کی روشنی میں

از مکرم ابو عثمان طاہر صاحب

پس ان تمام الزامات جو مکفرین، مکذبین اور معاندین احمدیت آج تک بانی جماعت احمدیہ اور جماعت احمدیہ پر لگاتے چلے آرہے ہیں۔ نیز وہ الزامات جو آج جماعت احمدیہ اور جماعت احمدیہ کے موجودہ امام ہمام پر لگائے جا رہے ہیں کو پیش نظر رکھتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے جو تحریری طور پر (اپنے دستخطی پمفلٹ کی صورت میں) مباہلہ کا چیلنج دیا ہے۔ اس کے بالمقابل فریق ثانی (یعنی مخالفین احمدیت کے لیڈروں) (مکفرین، مکذبین اور معاندین) کو چاہئے کہ اگر وہ احمدیت کی مخالفت یا جماعت احمدیہ پر الزام تراشیوں سے باز نہیں آتے تو وہ بلا تامل بغیر کسی جگہ یا مقام کے تعین کی شرط کے (جبکہ جائے کہی اونچی جگہ سے چھلانگ لگانا دریا میں کودنا وغیرہ لغو اور بے ہودہ شرائط کے۔ جن کا قرآن کریم کی آیت مباہلہ میں کوئی تصور نہیں) اس تحریری مباہلہ کے چیلنج پر دستخط کر دیں۔ یا کم از کم اس کی مجوزہ شرائط کے مطابق عرصہ کے ساتھ ۱۳۰ دن تک جواب میں ذرائع ابلاغ عامہ مثلاً ریڈیو، ٹیلیویژن، اخبارات و رسائل کے ذریعہ مباہلہ کے چیلنج کو قبول کرتے ہوئے جھوٹوں پر خدا کی لعنت ڈالیں اور غیر مسنون طریق کے مطابق ایک سال تک خدائی فیصلہ کا انتظار کریں نہ کہ وہ استہزاء اور تعدی سے کام لیتے ہوئے خدا اور اس کے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی قائم کردہ حدود سے تجاوز کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے جلدی فیصلہ چاہنے کے لئے اپنی طرف سے کوئی مدت مقرر کریں جیسا کہ ایک مولوی صاحب نے یہ اعلان کیا ہے کہ وہ تو ایک سال یعنی ۱۵ ستمبر ۱۹۸۹ء تک زندہ رہیں گے

لیکن جماعت احمدیہ مذکورہ بالا تاریخ تک تمام دنیا سے نابود ہو جائے گی چنانچہ ان کا یہ اعلان بالکل ایسے ہی ہے جیسے حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کے زمانہ میں لیکھرام رجو اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نہایت ہی غلیظ زبان استعمال کرتا تھا جس کی بنا پر حضرت اقدس نے خدا تعالیٰ سے خبر پاکر اس کی ہلاکت کی پیشگوئی فرمائی تھی) نے یہ اعلان کرتے ہوئے کہا تھا کہ وہ تو تین سال تک زندہ رہے گا لیکن جماعت احمدیہ نہ صرف تمام دنیا یا تمام ملک ہندوستان سے بلکہ قادیان سے بھی ختم ہو جائے گی چنانچہ لیکھرام کے اس اعلان کے بعد نہ صرف جماعت احمدیہ نے اس کی آنکھوں کے سامنے دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کی بلکہ وہ (یعنی لیکھرام) خدا تعالیٰ کی قہری تجلی کا نشان بن کر اپنی ہی متعین کردہ مدت کے اندر ہلاک ہوا۔

پس مخالفین کے پیشواؤں کو چاہیئے کہ وہ مباہلہ قبول کرنے کی صورت میں مسنون طریقہ کے مطابق خدائی فیصلہ کا انتظار کریں نہ کہ اپنے اہم دینی معاملہ میں جلد بازی کریں اور نہ ہی اپنے نفس اور اپنے پیروؤں کو محض دھوکہ دینے کے لئے مباہلہ سے فرار کے نت نئے بہانے ڈھونڈیں۔

جیسا کہ آجکل دعوت مباہلہ سے فرار کے لئے ایک نیا بہانہ یہ بنایا گیا کہ جماعت احمدیہ چونکہ ازروئے آئین ممالک نان مسلم ہے اس لئے امام جماعت احمدیہ کی طرف سے دی گئی دعوت مباہلہ کو قبول کرکے اس کا جواب دینا بھی کفر ہے۔ اور اپنے اس مفروضہ کو صحیح ثابت کرنے کے لئے حضرت امام ابو حنیفہ رح کے کسی قول کو بطور سند پیش کرتے ہیں جو قرآن و سنت کے بالکل منافی اور نہایت ہی مضحکہ خیز امر ہے کیونکہ قرآن کریم میں صاف طور پر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت سے اہل کتاب کے متعلق فرمایا ہے:

ترجمہ: کہ اگر یہودیوں اور عیسائیوں کا یہ دعویٰ ہے کہ ان کے سوا کوئی بھی جنتی نہیں۔ تو اے نبی ان کو کہہ دیجئے کہ وہ اپنے اس دعویٰ کی صداقت کے لئے کوئی دلیل پیش کریں۔ (البقرہ: ۱۱۱)

گویا اس فرمان الٰہی کا مطلب یہی ہے کہ وہ بھی اپنے دلائل دینے کے لئے آنحضرت اور آپ کے غلاموں کے پاس آئیں گے اور وہ کچھ اپنی باتیں سنائیں گے اور کچھ آپ اور آپ کے غلاموں کی باتیں سنیں گے اسی طرح انہیں قریب سے اسلام کو سمجھ کر اس کی صداقت کا علم ہوگا۔ چنانچہ سنت رسول سے بھی ثابت ہے کہ آنحضرت کی ساری زندگی اس فرمان الٰہی سے عبارت تھی اور اس کی سب سے بڑی مثال اس وفد نجران کی پیش کی جا سکتی ہے۔ جو آنحضرت کے پاس قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ کے متعلق بیان کئے گئے۔ عقائد کی تحقیق کے لئے آیا تھا۔ لیکن جب وہ وفد نجران (باوجود اس کے کہ آنحضرت نے دلائل قرآنی بیان کئے) اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہا تب لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ کی صورت حال پیدا ہونے پر آیت مباہلہ نازل ہوئی جس کی تفصیل گزشتہ صفحات میں بیان ہو چکی ہے۔)

اور اسی فرمان الٰہی اور سنت رسول کی پیروی میں ہی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنے مخالفین پر اپنے دعاوی کی صداقت کے لئے دلائل و بیّنات واضح کرنے کے بعد جب کہ آپ کے دلائل و بیّنات سن اور سمجھ کر بھی انہوں نے آپ کی مخالفت میں حد کر دی اور آپ پر تکفیر اور تکذیب کے فتوے لگائے تو تب آپ نے انہیں لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ کی صورتِ حال پیدا ہونے پر مباہلہ کی دعوت دی اور آج بھی جماعت احمدیہ کے موجودہ امام ہمام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے بھی اسی اصول کے تحت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دعاوی ہی کو بنیاد بنا کر دنیا بھر کے جماعت احمدیہ کے مخالفین کے پیشواؤں (مکذبین، مکفرین اور معاندین کو مباہلہ کا چیلنج دیا ہے۔ اور آپ (حضرت امام جماعت احمدیہ) کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ اب مخالفین احمدیت آپ کی طرف سے دیئے گئے جماعت احمدیہ کی صداقت کے دلائل و براہین کا سامنا کرنے سے عاری ہو چکے ہیں اس لئے اب لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ کے تحت جس پر وہ بھی اتفاق کرتے ہیں) کی صورت پیدا ہونے پر یہی راستہ ہے کہ مباہلہ کے ذریعے خدا تعالیٰ کی عدالت سے انصاف طلب کیا جائے۔ اس لئے مخالفین احمدیت کے پیشواؤں کو چاہئیے کہ اللہ اور اس کے رسول کی قائم کردہ حدود میں رہتے ہوئے اب خدا تعالیٰ کی عدالت کے ذریعے جماعت احمدیہ کی صداقت کے ثبوت کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمد صاحب کی طرف سے دیئے گئے مباہلہ کے چیلنج کا صحیح معنوں میں جواب دیں نہ کہ خدا تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود اور سنت رسول کی پیروی کو چھوڑتے ہوئے ایسے لغو بہانے ڈھونڈیں کہ جن سے فرمان الٰہی اور سنت رسول پر کوئی زد آتی ہے۔ اور نہ ہی اپنے پیروؤں کو محض دھوکہ دینے کے لئے مباہلہ کے لئے کسی مقام کے تعین کی شرط پیش کریں (یا) خدا تعالیٰ سے ...

کرادر تقویٰ اختیار کرتے ہوئے اگر مخالفینِ احمدیت ایسا کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ سے بڑھ کر تواب الرحیم ہے وہ دلوں کے بھید جانتا ہے۔ اور وہ اپنی سنّت قدیمہ کے مطابق توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول فرماتا ہے) کیونکہ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی طرف سے ۱۸۹۶ء میں دی گئی دعوتِ مباہلہ کے مخاطبین خاص میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری بھی شامل تھے جن کے متعلق مخالفینِ احمدیت کا خیال ہے کہ وہ مباہلہ قرار پاگیا تھا اور اس کے فاتح مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری تھے چنانچہ یہ مباہلہ تحریری ہوا تھا نہ کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ایک مقام پر اکٹھے ہوئے تھے۔ پس اگر ان کے نزدیک وہ مباہلہ قرار پاگیا تھا تو اب بھی تو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے نائب یعنی خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریری طور پر مباہلہ کا چیلنج دیا ہے اس لئے اب وہ کسی ایک مقام پر اکٹھے ہونے کی شرط کی آڑ میں مباہلہ سے فرار کے بہانے نہ ڈھونڈیں ورنہ وہ حق کو حق سمجھتے ہوئے اس بات کا سرعام اعلان کریں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی دعوتِ مباہلہ کا سامنا نہ کرسکے اور نہ ہی وہ فاتح قرار پائے بلکہ انہوں نے مباہلہ سے فرار اختیار کرکے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی صداقت پر مہرِ تصدیق ثبت کر دی تھی جیسا کہ ان کی اپنی تحریریں گواہ ہیں (جن کی تفصیل گزشتہ صفحات میں گزر چکی ہے) بالکل ایسے جیسے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ۱۰ر جون ۱۹۸۸ء کو دیئے گئے مباہلہ کے چیلنج کے ایک ماہ بعد ہی اللہ تعالیٰ نے اسلم قریشی صاحب کو برآمد کروا دیا ہے جس کے متعلق مخالفینِ احمدیت کا دعویٰ تھا کہ انہیں حضرت امام جماعت احمدیہ نے اغوا کروا کر قتل کروا دیا ہے حتیٰ کہ اسی سلسلے میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک بڑے عالم دین جناب مولوی منظور احمد صاحب چنیوٹی نے اخبار میں یہ اعلان بھی شائع کروایا کہ:-

"اسلم قریشی کی گمشدگی کے سلسلے میں مرزا طاہر احمد کو شامل تفتیش کیا جائے۔ ہم نے حکومت کو چھ آدمیوں کے نام تفتیش کے لئے دیئے تھے جن میں مرزا طاہر احمد بھی شامل ہے۔ اگر چھ میں ملزم برآمد نہ ہوا تو ہم سر بازار گولی کھانے کو تیار ہیں۔"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ ۱۸ر فروری ۱۹۸۴ء صفحہ آخر کالم ۲)

یہاں تک کہ ان لوگوں نے مولانا اسلم قریشی صاحب کی نماز جنازہ غائب بھی ملک میں کئی ایک مقامات پر پڑھی اور ان کے خون کی قسمیں بھی کھائیں کہ جب تک ہم مولانا صاحب کے خون کا حساب نہ لے لیں گے تب تک چین سے نہ بیٹھیں گے۔ اور فی الواقعہ ان لوگوں نے مولانا صاحب کے قتل کا بہانہ بنا کر ملک میں کشت و خون اور فساد کروایا اور بہت سی قومی اور نجی املاک کو نقصان بھی پہنچایا لیکن ان لوگوں کی بدقسمتی کہ مولانا اسلم قریشی کی اچانک برآمدگی پر ان کا یہ الزام سرتاپا جھوٹا ثابت ہوگیا جس کا ثبوت مولانا اسلم قریشی صاحب نے خود آئی جی پولیس کی پریس کانفرنس میں بالکل آزادانہ اور پرسکون ماحول میں اپنا یہ بیان دے کر کہ

"انہیں کسی نے اغوا نہیں کروایا تھا بلکہ وہ خود گھریلو پریشانیوں ملکی حالات اور مذہبی اختلاف کی بناء پر گھر سے فرار ہو کر ایران چلے گئے تھے"

مہیا کر دیا۔ جسے ملک کے تقریباً تمام باشندوں نے ۱۱ر جولائی ۱۹۸۸ء کو ٹیلی ویژن پر دیکھا۔ جس کی تفصیل اگلے روز ملک کے تقریباً تمام اخبارات میں شائع ہوئی۔ (ملاحظہ ہو مشرق، جنگ) اور اسی طرح مولانا اسلم قریشی بھی مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی طرح جماعت احمدیہ کی صداقت کے لئے خود ایک نشان بن گئے اور مزید یہ بھی اللہ تعالیٰ احمدیت کی صداقت کے لئے پے در پے نشانات دکھلا رہا ہے اور انشاء اللہ اور بھی نشانات دکھلائے گا۔ اس لئے مخالفین احمدیت کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ ظلم و تعدی اور افتراء یا استہزاء کی روش کو چھوڑ کر مندرجہ ذیل صداقتِ قرآنی پر غور فرماویں۔

"وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا"

(سورۃ فاطر آیت ۴۵)

ترجمہ:- اور اگر اللہ ان لوگوں کو ان کے کاموں کی وجہ سے پکڑنا شروع کر دیتا تو زمین کی سطح پر کسی جاندار کو باقی نہ چھوڑتا۔ لیکن وہ ان کو ایک مدت تک ڈھیل دیتا ہے۔ پھر جب ان کی مقررہ مدت آجاتی ہے تو (ثابت ہو جاتا ہے کہ) اللہ اپنے بندوں کو خوب دیکھ رہا تھا۔"

(باقی)

لہ یہاں یہ امر واضح رہے کہ کہنا

بقیہ حاشیہ:- مامور من اللہ یا اس کے نائب کی طرف سے دی گئی دعوتِ مباہلہ کے بالمقابل فریق ثانی (جو اس مدعی مامور من اللہ کی تکذیب و تحقیر اور تکفیر سے باز نہیں آتا بلکہ وہ برابر اس کی مخالفت پر کمربستہ رہتا ہے) کے لئے عمومی طور پر دو طرح کی سزا ہوتی ہے۔ (اگرچہ وہ مباہلہ قبول نہ بھی کرے) ایک یہ کہ وہ فی الواقعہ روحانی اور جسمانی دونوں موتوں سے ہمکنار ہوتا ہے دوسرے یہ کہ بعض اوقات ایسے مکذبین، مکفرین اور معاندین کے لئے اگرچہ مباہلہ کے لئے تجویز کی گئی مدت کے مطابق (جو عموماً ایک سال ہوتی ہے) مدت مقررہ تک جسمانی طور پر ہلاک نہیں ہوتے لیکن اُن کی ذلت و نامرادی اُن کی روحانی ہلاکت کا باعث بنتی ہے جو مادی موت یا ہلاکت سے بڑھ کر ہی ہوتی ہے اس کی تصدیق قرآن کریم کی آیت مباہلہ کے الفاظ لعنۃ اللہ علی الکاذبین (جو مباہلہ میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور جن کے معنے ہی

بقیہ حاشیہ:- بنیادی طور پر خدا تعالیٰ کی رحمت اور حفاظت کے حصار سے نکل کر راندۂ درگاہ اور لعنت کا موجب بننے کے ہوتے ہیں۔) سے واضح طور پر ہوتی ہے۔ کیونکہ جیسے اور جس قسم کے الزامات وہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں پر لگاتے ہیں ایسے ہی قسم کے الزامات اُن کی زندگی میں اُن کی اپنی ہی ذات پر ضرور پورے ہونے مقدر ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے بعض مخالفین بھی ایسی ذلت و نامرادی کی روحانی ہلاکت سے ہمکنار ہوئے۔ مثلاً مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور اُن کے ہم مشرب وغیرہ۔ جن کی نسبت حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اپنے متعدد اشتہارات میں فرمایا ہے کہ:-

"میری وہ پیشگوئی جو الہام ۲۱ر نومبر ۱۸۹۸ء میں فریق کاذب کے بارے میں تھی۔ یعنی اس الہام میں جس کی عربی عبارت یہ ہے کہ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وہ مولوی محمد حسین بٹالوی پر پوری ہو گئی۔"

(باقی)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھارت کا دسواں

سالانہ اجتماع

۱۱ر-۱۳ر اکتوبر ۱۹۸۹ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا انشاء اللہ

جملہ اراکین مجالس انصار اللہ بھارت سے گزارش ہے کہ نئی صدی کے اس پہلے سالانہ اجتماع میں بکثرت شریک ہو کر اجتماع کی برکات سے مستفید ہوں۔ قبل از وقت اپنی تشریف آوری سے دفتر مرکزیہ کو مطلع کرکے ممنون فرماویں۔

خاکسار:- صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

اُذکُرُوا مَوتَاکُم بِالخَیر

مکرم چوہدری فتح محمد صاحب درویش مرحوم کی یادیں

از مکرم چوہدری رفیق احمد ناصر صاحب سکالر۔ قاہرہ یونیورسٹی مصر

سادہ لباس، سفید بھوری رنگ کی مناسب داڑھی، دُبلا پتلا مناسب قد، ۸۲ سال کی طویل عمر میں بھی نوجوانوں کا سا حوصلہ۔ ہمت، جفاکشی کی علامت آہنی قوت و ارادہ کے مالک۔ خدمت دین و انسانیت کی زندہ تصویر۔ بزرگ سادگی و قناعت۔ یہ چند خصوصیات تھیں اُن بے شمار خصوصیات میں سے جو میرے والد مکرم چوہدری فتح محمد صاحب درویش اپنے اندر رکھتے تھے۔

مورخہ ۲۷ر فروری ۱۹۸۸ء کا دن ہمارے لئے ایک صبر آزما دن تھا جس روز ہمارے بزرگ والد ہم سب کو اداس و غمگین چھوڑ کر اس دیارِ فانی سے کوچ کر کے دیارِ ابدی کو سدھارے آج ان کی یاد میں چند آنسو نہ بہا کر ان کی طرح میں چند الفاظ صفحہ قرطاس پہ لکھنا مقصود ہے۔

مرحوم نے احمدیت کا ورثہ اپنے والد محترم چوہدری قطب الدین صاحب ساکن شیخ پور ضلع گجرات مغربی پنجاب (حالیہ پاکستان) کے ذریعہ پایا جب حضرت الحاج حکیم مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے ابتدائی ایام خلافت کے۔ ایک مبلغ آنریری نے ہمارے دادا جان کو تبلیغ کی۔ محترم والد صاحب اُس وقت بمشکل دس سال کے تھے جب ہمارے دادا جان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مہدی زمان کی بیعت کی۔ والد صاحب مرحوم اس واقعہ کو اچھی طرح سے ذہن میں نقش کئے ہوئے تھے اور ہم کو بارہا ازدیادِ ایمان کی خاطر یہ واقعہ بیان کرتے تھے۔ کہ میں اُس وقت باہر سے کھیلتے ہوئے واپس گھر آیا تھا کہ جب دادا جان نے بیعت کی۔ اور غیر احمدی رسم و رواج کے مطابق میرے گلے میں چاندی کا ایک بڑا سا تعویز باندھا تھا لیکن بیعت کے بعد دادا جان نے یہ تعویز اُتار کر وہ چاندی کے ٹکڑا کو سلسلہ کی خدمت کے لئے دیدیا اور یوں والد صاحب نے بھی ہمارے دادا جان کے ہمراہ بیعت کر لی۔ ہمارے دادا جان اور پڑ دادا جان کی جماعت میں شمولیت سے قبل شیخ پور میں بہت ہی عزت اور فراوانی تھی۔ زمینداری شان و شوکت کی وجہ سے ہر سال خاندان کی قبروں پر عرس ہوتے تھے جن میں کثیر تعداد میں غیر از جماعت مسلمان اور دیگر افراد دور دور سے اس عرس میں شرکت کرتے تھے۔ مگر جماعت احمدیہ میں شرکت کے بعد دادا جان نے ان سب سے کنارہ کشی اختیار کر لی اور پھر مخالفت نے بھی کچھ شدت اختیار کر لی جس کی وجہ سے خاندانی ذرائع معاش پر کافی اثر پڑا۔ مگر دادا جان نے اس دنیاوی عزت و خاندانی شوکت کی پرواہ نہ کی اور پھر احمدیت کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہی آپ اس دُنیا سے فوت ہو گئے۔ مگر تربیت کا ایک ایسا گُر ہمارے والد صاحب کی گھٹی میں ڈال گئے کہ آپ نے (یعنی والد صاحب نے) اُن سے بھی زیادہ پریشانیوں اور مشکلات میں اپنے آپ کو جماعت کے ساتھ وابستہ رکھا اور خلافتِ اولیٰ کے بعد ثانیہ اور پھر ثالثہ اور پھر رابعہ خلافت کے دور کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ گو کہ والد صاحب کی پیدائش سنہ ۱۹۰۶ء کی ہے مگر چونکہ اس وقت دادا جان نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب القادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آپ کی زندگی میں بیعت نہ کی تھی اور نہ ہی آپ کی زیارت کی تھی اس لئے آپ صحابی تو نہیں ہیں مگر عمر کے لحاظ سے آپ نے احمدیت کی ایک لمبی تاریخ کو پایا ہے۔

۶۔۷ سال فوج میں ملازم رہے۔ ۱۹۴۷ء میں تقسیم ملک کے موقعہ پر درویشانِ قادیان میں شامل ہو کر مرکز احمدیت میں رہائش اختیار کر لی۔ محترم والد صاحب ابتدائی درویشوں میں سے تھے چونکہ اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر خدمت کی غرض سے آئے تھے اس لئے پھر اسی سرزمین قادیان کے ہو گئے یہ کئی سال تک اپنی اولاد سے جو کہ پہلی بیوی سے تھی دور رہے اور اسی دوری میں ہماری پہلی والدہ وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اور پھر والد صاحب مرحوم نے دوسری شادی ایک احمدی لبنی پنکال۔ ضلع کٹک اُڑیسہ میں کی جن سے اللہ تعالیٰ نے پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا عطا کیا۔ فالحمد للہ۔

والد صاحب مرحوم نہایت محنتی اور جفاکش واقع ہوئے تھے صدر انجمن احمدیہ کے مختلف شعبوں بالخصوص نظارت علیا میں اسسٹنٹ کلرک کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔ بیوگان اور ضرورت مند احباب کی ذاتی طور پر بھی خدمت کرتے تھے۔ بڑھاپے میں بھی آپ کا حوصلہ آپ کی ہمت، محنت، جفاکشی ہم نوجوانوں کے لئے مثال تھی۔ سردی ہو یا گرمی۔ دھوپ ہو یا برسات۔ آپ نے کھیتوں میں جا کر اپنے ہاتھوں سے زراعت کا کام کیا اور بدنی بوجھ اُٹھا کر ہم کو شرمسار کیا۔

سلسلہ کی خدمت کا جذبہ طبعی طور پر تھا۔ ہمیشہ سلسلہ کے مبلغین مربیان کی عزت افزائی کی اور ان کی خدمت کو اپنا حق سمجھا۔ واجبی چندوں کے علاوہ طوعی چندوں اور اسکیموں میں بھی اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لیا۔ اور اپنی ماہانہ تنخواہ سے وضع کرواتے رہے۔ تمام خدام و اطفال و انصار کے یا مرکزی جلسوں میں باقاعدہ حاضر ہو کر سننا اپنے لئے فخر سمجھتے تھے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر لنگر خانہ میں کھانا پکانے کی ڈیوٹی سرانجام دینا اپنی خوش قسمتی سمجھتے تھے کہ مہمانوں کی خدمت کی سعادت مل جائے اور اُن کی دعائیں حاصل ہو جائیں۔

ایک خوبی اور وصف جس کا کہ ہر احمدی جو قادیان میں رہتا ہے اور وہ فجر کی نماز میں شامل ہوتا ہو گا اعتراف کریگا یہ وصف آنحضرت صلعم کی حدیث میں مدیحانہ رنگ میں بیان ہوا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُن سات لوگوں پر اپنا سایہ کریگا جو ایسا کریں گے اور ان میں سے ایک وہ شخص ہے جس کا دل اللہ تعالیٰ کی محبت میں لٹکا رہے گا اور وہ مسجد میں ہو۔) چنانچہ ہم نوجوانوں کے لئے یہ بات بہت رشک کی ہے کہ تہجد کے وقت جب ہم سب لوگ خواب خرگوش کے مزے لے رہے ہوتے تھے۔ ہمارے بزرگ والد صاحب اپنے بستر کو چھوڑ کر فجر کی نماز سے آدھا پونہ گھنٹہ قبل ہی مسجد مبارک میں جاتے اور بیت الدعا میں نماز نفل ادا کرتے اور پھر فجر کی نماز کے بعد درس کے خاتمہ کے بعد مسجد میں روزانہ تلاوتِ قرآن کرنا آپ کا مشغلہ یا روحانی غذا بن چکی تھی۔ آپ نے ہمارے اپنے سب خاندان کے لئے جماعت کے احباب کے لئے جنہوں نے آپ کو دُعا کی درخواست کی۔ مبلغین کیلئے اسیرانِ راہِ مولیٰ کے لئے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے اور عالم اسلام کیلئے۔ انسانیت کیلئے اور خلفاء کرام کے لئے بے شمار دُعائیں کیں اور بے شمار قبولیتِ دُعا کی مثالیں اس کی زندہ ثبوت ہیں۔

ہمارے والد صاحب ذاتی طور پر کوئی زیادہ دنیاوی تعلیمی ڈگریاں نہیں حاصل کئے ہوئے تھے مگر آپ نے اپنی اولاد کی تعلیم کی طرف خاص توجہ کی اور عموماً کہا کرتے تھے کہ "میں تو کُچھ (کچھ) نہیں پڑھا ہوا یا والا تسیں تاں پڑھ جاؤ" یعنی میرے پاس تو کوئی دنیاوی ڈگری نہیں ہے مگر تم تو اعلیٰ تعلیم حاصل کر لو اور پھر اسی کوشش، جدوجہد، دعاؤں کا نتیجہ نکلا ہے کہ آپ کی دوسری بیوی کی ساری اولاد ماشاء اللہ خوب پڑھی لکھی ہیں۔ پانچ بیٹیوں میں سے چار بیٹیاں باقاعدہ ٹیچرز ہیں۔ جن میں تین شادی شدہ ہیں اور دو قابل شادی ہیں۔ آخری بیٹی بھی ایم اے کی طالبہ ہے۔ اور خاکسار قاہرہ یونیورسٹی میں متعلّم ہے۔ اور پہلی بیوی سے ایک بیٹا مکرم بشارت احمد صاحب کوثر ربوہ میں معلم وقف جدید ہیں اور دو بیٹے زراعت کا کام کرتے ہیں۔ اور ایک بیٹی بھی شادی شدہ ہے۔

مرحوم درویشی کے ابتدائی زمانہ سے مرضی تھے دسمبر میں بیمار ہوئے ۲۷ر فروری کو وفات پائی بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔ درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے بعد پسماندگان کو مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

افسوسناک سانحہ ارتحال

● ـ مکرم شیخ فیروز احمد صاحب سیکرٹری ضیافت موسیٰ بنی مائنز (بہار) کا جواں عمر ۲۲ سالہ لڑکا شیخ ظفر احمد بی کام کو برین ہیمرج ہو گیا مقامی طور پر کافی علاج کے بعد ویلور کے مشہور ہسپتال میں دماغ کا اپریشن بھی ہوا وہاں سے واپس ہو کر ۱۲/ستمبر کو موسیٰ بنی میں پہنچنے کے بعد بخار ہوا اور چند گھنٹوں کے بعد یہ نیک بخت لڑکا اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔ مرحوم کی والدہ کو بہت صدمہ ہے اسی طرح جملہ اقارب بھی مغموم ہیں

مرحوم کی مغفرت کے لئے اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے

خاکسار

سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ امروہہ (دیوبی)

● ـ مکرم مبارک خاں صاحب پنسکال کی والدہ مورخہ ۲۵/جولائی کو صبح ۵/۱۵ وفات پا گئی ہیں۔ ان کا نام سعیزان بی بی ہے۔ مکرم مبارک خاں صاحب نے ۲۰/ روپے اعانت بدر میں ادا کر دیئے ہیں۔

● ـ مکرم سنتوش کمار سوزنگی، راؤڑکیلا سے ۲۵/ روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہیں۔ موصوف کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

● مکرم مولوی رفیق احمد صاحب طارق مبلغ سلسلہ کوکنور آندھرا سے تحریر فرماتے ہیں کہ موصوف کی والدہ محترمہ ہائی بلڈ پریشر سے بیمار ہیں چھوٹا بھائی دماغی عارضہ میں مبتلاء ہو گیا ہے مکرم عبدالحئی صاحب۔ بعض پریشانیوں کے ازالہ کے لئے اور بچیوں کے بابرکت رشتے ہونے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

● مکرم ماسٹر محمد رحمت اللہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چندہ پور کی اہلیہ صاحبہ کی آنکھ میں عرصہ دو سال سے تکلیف ہے اسی طرح حشمت اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ چندہ پور کے پیر میں ایک عرصہ سے تکلیف ہے۔

دونوں کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

● ـ مکرم عرفان احمد صاحب بجیا پیٹھو آندھرا پردیش سے تحریر فرماتے ہیں کہ ان کی اہلیہ صاحبہ ابھی تک احمدی نہیں ہیں۔ موصوفہ کی قبولیت احمدیت اور اہل و عیال کی روحانی جسمانی ترقیات کے لئے خصوصی درخواست دعا ہے۔

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے

جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

(در ثمین)

آٹو ونگس

AUTOWINGS

15, SANTHOME HIGH ROAD

MADRAS - 600004

PHONE NO - 76360-74350,

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر :- سید شوکت علی اینڈ سنز

(پتہ)

خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری۔ نارتھ ناظم آباد کراچی (فون ۶۲۹۴۴۳)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش

عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساری و مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

YUBA

QUALITY FOOT WEAR

الیس اللّٰہ بکاف عبدہٗ

پیشکردہ

باٹی پولیمرز کلکتہ ۴۶

ٹیلیفون نمبرز : ۵۲۰۶ - ۵۱۳۷ - ۴۰۲۸ - ۴۳

خطبہ جمعہ ۔ بقیہ صفحہ ۴

نہ دُنیا کو اُمّتِ واحدہ میں تبدیل کر سکتے ہیں۔ اللہ ہمیں اس مضمون کو سمجھ کر اپنے نفوس اور اعمال اور کردار میں جاگزیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ ہم اس صدی کے آخر تک تمام دُنیا کو اُمّتِ واحدہ اور خُدا کے پرستار بنانے میں کامیاب ہو جائیں۔

اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ ۲۴ اگست ۱۹۸۹ء)

اَفضلُ الذّکرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
(حدیثِ نبوی صلّے اللہ علیہ وسلم)

منجانب ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ ۔ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31-5-6, LOWER CHITPUR ROAD.
CALCUTTA - 700073.
PHONE :- 275475. RESI. 273903.

اَلدِّینُ النَّصِیحَۃُ
(دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے)

AZ

MOHAMMAD RAHMAT
PHONE c/o 896008
SPECIALIST IN ALL KINDS OF TWO WHEELER MOTOR VEHICLES.
45-B. PANDUMALI COMPOUND,
DR. BHADKAMKAR MARG. BOMBAY - 400008.

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔
(الہام حضرت مسیحِ پاک علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE :- 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

ارشادِ نبوی ؐ
اَسْلِمْ تَسْلَمْ
اِسلام لا، تُو ہر خرابی ۔ برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جائے گا۔
(محتاج دعا)
یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

قائم ہو پھر سے حکمِ محمدؐ جہان میں ۔ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS

(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO. OP. HOUSE SOCT.
PLOT NO. 6, GROUND FLOOR, OLD CHAKALA,
OPP. CIGARETTE HOUSE, ANDHERI (EAST)
PHONES } OFFICE :- 6348179
RESI :- 6289389 } BOMBAY - 400099.

اَطِعْ اَبَاکَ
اپنے باپ کی اطاعت کر!
(حدیثِ نبوی)

RABWAH WOOD INDUSTRIES

SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS.
DEALERS IN TIMBER TEAK POLES, SIZES, FIRE WOOD.
MANUFACTURERS OF :- WOODEN FURNITURE, ELECTRICAL ACCESSORIES ETC.
P.O. VANIYAMBALAM (KERALA)

حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَ اَمْوَالِکُمْ وَ لٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَ اَعْمَالِکُمْ (مُسلم)

ترجمہ:- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ تمہاری شکلوں اور تمہارے مالوں کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور تمہارے عملوں کی طرف دیکھتا ہے۔

طالبانِ دُعا: محمد شفیق سہگل ۔ محمد نعیم سہگل ۔ محمد لقمان جہانگیر ۔ مُدثر احمد ۔ ہارون احمد
پسران مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل مرحوم کلکتہ

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوحِیْ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:۔ 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے"۔ ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرونکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

امپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس۔

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے"۔ (کشتی نوح)

پیشکش:۔

ROYAL AGENCY
PRINTERS, BOOK SELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS

CANNANORE - 670001, PHONE :- 4498.

HEAD OFFICE :- PAYANGADI (P.O.)

PHONE NO. 12. PIN. 670303. (KERALA)

"پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے"۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SARA Traders
WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS.

SHOE MARKET, NAYA PUL,

HYDERABAD - 500002. PHONE :- 522860.

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے"۔ (ملفوظات جلد ہشتم ص ۳۱)

الائیڈ گلو پروڈکٹس
بہترین قسم کا گلو تیار کرنیوالے

فون: 42916

پتہ: نمبر ۱/۴/۲ عقب کاچیگوڑہ ریلوے اسٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

AUTHORISED JEEP JOBBERS PARTS

Lucas-TVS

AUTHORISED DISTRIBUTORS

HM

AMBASSADOR · TREKKER

BEDFORD · CONTESSA

AUTHORISED DEALERS

"AUTOCENTRE" :تار کا پتہ

28 - 5222
28 - 1652 } ٹیلیفون نمبرز

ہر قسم کی گاڑیوں، پٹرول و ڈیزل کار، ٹرک، بس، جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

آٹو ٹریڈرز
۱۶ مینگو لین کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۰۱

AUTO TRADERS, 16-MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں"۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

NIR®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:۔

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!